ماہنامہ لاہور
نعت
ذوق مدحت
جولائی 2008
الصلوٰۃ والسلام علیک
یا رسول اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 21 واں سال

راجا غلام محمد (صدر ادارہ ابطال باطل) کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ

نعت

لاہور

جلد 21 — جولائی 2008 — شمارہ 7

ذوقِ مدحت

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹرز: ڈاکٹر شہناز کوثر ۔ اظہر محمود (0321-9409900)

مینیجر: راجا اختر محمود (0321-9409200)

پبلشر: راجا رشید محمود، صدر ایوانِ نعت رجسٹرڈ

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (سالانہ)
بیرونِ ملک کے لیے 100 [illegible]

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، نعیم پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ اور ڈیزائننگ: مذاکر گرافکس، فون 7230001، 0321-9409200، 0321-9409900

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس 38 اردو بازار لاہور

فون: 7463684

[illegible] گلی نمبر 5/10 نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان) پوسٹ کوڈ 54500

شاعرِ نعت کا [illegible] واں اُردو مجموعۂ نعت

ذوقِ مدحت

شیخ محمد ابراہیم ذوقؔ کی زمینوں میں ۵۳ نعتیں

راجا رشید محمود

اربابِ ذوق اہلِ محبّت کے نام

22- لطفِ خلاّق ہے ہر تخلیق جو لپٹا ہم کو
لگ گیا مدحتِ سرکار ﷺ کا چسکا ہم کو ۳۹

23- مدحِ سرور ﷺ میں زباں جس شخص کی بھی لال ہے
یہ سمجھ لو اس کا روشن نامۂ اعمال ہے ۴۰

24- وہ شخص جو اک بار بھی طیبہ نہیں آتا
جنت کا قریب اس کے حوالہ نہیں آتا ۴۲،۴۱

25- اتنا تھا خیال پیمبر ﷺ کو نمک خواروں کا
خلد کو کر دیا رُخ نار کے حق داروں کا ۴۴،۴۳

26- طیبہ کو چلا جب بھی پیے جام محبت
پہنچے ہوئے ہوتا ہوں میں احرام محبت ۴۶،۴۵

27- شعر پہ نعتِ پیمبر ﷺ کا اثر اچھا ہوا
تھا شجر جیسا بھی لیکن باثمر اچھا ہوا ۴۷

28- حکمِ سرکار ﷺ جسے حکمِ خدا لگتا ہے
درِ سرکار ﷺ پہ وہ ناصیہ سا لگتا ہے ۴۸

29- خوش بخت کو ہوا ہے نبی ﷺ کا حرم نصیب
طیبہ کی حاضری سے ہے محروم غم نصیب ۵۰،۴۹

30- نبی ﷺ کی نعت میں اے کاش! تو رطب اللساں ہوتا
رسولِ رب ﷺ کی عظمت کا ترے لب پہ بیاں ہوتا ۵۲،۵۱

31- جو جذبۂ عُشاق نبی ﷺ کو نہیں پاتے
وہ لوگ مدینے کی گلی کو نہیں پاتے ۵۳

32- جو خُدّام درِ سرور ﷺ ہیں ہر برتر سے اوپر ہیں
گدا طیبہ کے سارے اہلِ مال و زر سے اوپر ہیں ۵۴

33- نعتِ نبی ﷺ ہے منسلک فکرِ سخن کے ساتھ
اخلاص لا بدی ہے ضروری ہے فن کے ساتھ ۵۶،۵۵

34- رُخ کسی بندے کا سوئے طیبہ گر ہو جائے گا
خطرہ ہائے کفر سے وہ بے خطر ہو جائے گا ۵۸،۵۷

35- ہوتا رسا مدینے میں تیئیس بار کا
لطفِ نبی ﷺ ہے مجھ پہ کرم کردگار کا ۶۰،۵۹

36- ہوئے واقف جو یوں سرکار ﷺ میری بے قراری سے
ترشح ابرِ رحمت کا ملا ہے اشک باری سے ۶۲،۶۱

37- محبتِ آقا ﷺ کی رہیں شمعیں فروزاں دل میں
اس حوالے سے ہوں میں شاداں و فرحاں دل میں ۶۴،۶۳

38- آقا ﷺ کا کرم یوں تو ہر انساں کے لیے ہے
پہ خاص عطا ان کی مسلماں کے لیے ہے ۶۶،۶۵

39- دن سارے میرے ماضی و فردا و حال کے
ممنون ہیں حضور ﷺ کے بذل و نوال کے ۶۸،۶۷

40- شرف جب تک نہ دید گنبدِ خضرا کا پایا تھا
مرے جذبات تب شاداب تر ایسے نہ ہوتے تھے ۶۹

41- بڑھتے ہیں عقیدت میں جو ہم اور زیادہ
دیتے ہیں نبی ﷺ ہم کو تنعّم اور زیادہ ۷۰

42- پیمبر ﷺ سا کوئی داتا نہ پایا
مثیل ان کا یا ہم پایہ نہ پایا ۷۲،۷۱

43- بندہ وہ ہے جس کو آقا ﷺ سے محبت ہو تو ہو
بس وہی اک حاملِ کیفِ لطافت ہو تو ہو ۷۳

44- جو چاہے نعت میں کچھ شعر معتبر تو کہے
اُٹا کے قصر کو پہلے سے وہ کھنڈر تو کہے ۷۴

45- جس خطاکار کو بھی اپنی خطا یاد رہے
چاہیے اس کو کہ آقا ﷺ کی عطا یاد رہے ۷۵

46- بس ہے حُبِّ سرکارِ مدینہ ﷺ میری نس نس میں
بس آقائے جہاں ﷺ کی نعت و مدّاحی رہی بس میں ۷۶

47- طاعت رسولِ پاک ﷺ کی دشوار تر تو ہے
لیکن خدا کا لطف و کرم داد گر تو ہے ۷۷،۷۸

48- ندامت میری خالق سے جو استغفار کرتی ہے
کرم مجھ پہ عطائے سیّدِ ابرار ﷺ کرتی ہے ۷۹

49- ناعت جو ہیں وہی ہیں فقط کامران صبح
ہے نورِ نعتِ سرورِ کُل ﷺ ترجمانِ صبح ۸۰

50- نعت سے میرا تعلق روز افزوں دیکھ کر
لطف فرما مجھ پہ ہے خالق مجھے یوں دیکھ کر ۸۱،۸۲

51- ہے جو نبی ﷺ کے عشق و محبت کی پی چلے
ان کی طرف تحفظِ دیدہ وری چلے ۸۳،۸۴

52- نام لو سرور ﷺ کا ہم "صلِ علیٰ" کہنے کو ہیں
اور اس عادت کو اپنا مدّعا کہنے کو ہیں ۸۵،۸۶

53- سر کو قدمینِ پیمبر ﷺ میں جھکا دیکھیں تو
مجھ کو پکڑیں نہ اگر فضلِ خدا دیکھیں تو ۸۷،۸۸

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جب مَیں اسمِ ذاتِ شاہِ اِنس و جاں (ﷺ) لینے لگا
قُدسیانِ عرش سے شاباشیاں لینے لگا

لمبیاں کرنے لگا میرے تخیّل کا فَرَس
راہِ شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) جب وہ جواں لینے لگا

خود مرے سرکارِ ہر عالم (ﷺ) مدد کو آ گئے
قبر میں جس دم فرشتہ امتحاں لینے لگا

تو یقیں رکھ سرورِ کونین (ﷺ) کے اَلطاف پہ
مول کیوں تشکیک کی بیماریاں لینے لگا

کہتے کہتے نعتِ محبوبِ خدائے عزّ و جل (ﷺ)
لطفِ خالق کا مزا رطبُ اللّساں لینے لگا

مجھ کو اتنی بار طیبہ میں بُلایا شاہ (ﷺ) نے
اک تبختُر میرے دل میں چٹکیاں لینے لگا

چند نعتیں میں نے رضواں کو سنائیں پیار سے
اُس سے یوں رہداریٔ باغِ جناں لینے لگا

مجھ کو بھی ہو خواب میں محمودؔ دیدِ مصطفیٰ (ﷺ)
دل میں یہ ارمان کل انگڑائیاں لینے لگا

نیچ جب مول وہ بانکا جواں لینے لگا   موت کے جی میں مرے یہ نیم جاں لینے لگا
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنکھ کو یادِ پیمبر (ﷺ) میں تُو پُرآب بنا
کشتِ تقدیر کو اس طرح سے شاداب بنا
وصلِ طیبہ سے کسی کو ہے سکینت حاصل
ہجرِ طیبہ میں کوئی ماہیٔ بے آب بنا
تجھ کو ہے سُنّتِ آقا (ﷺ) کا ذرا سا بھی خیال
تو بچھونا نہ کبھی اطلس و کمخواب بنا
میں نے سیرت کے کچھ ابواب تو لکھ ڈالے ہیں
آخرش صورتِ تعبیر مرا خواب بنا
عشقِ سرکار (ﷺ) نے سورج کو حرارت بخشی
مَس ہوا پاؤں سے آقا (ﷺ) کے تو مہتاب بنا
جگنو بھی اصل میں تو ایک فقط بھونڑا تھا
نورِ سرکار (ﷺ) سے جو کرمکِ شب تاب بنا
اس نے بھی دعویٰ نبوّت کا حماقت سے کیا
اَبُو الحسنین جو تھا یُوسفِ کذّاب بنا
لے گیا میرے سکوں کو وہ بہا کر محمودؔ
اشکِ مہجوریٔ طیبہ سے جو سیلاب بنا

نام منظور ہے تو فیض کے اسباب بنا   پل بنا، چاہ بنا، مسجد و تالاب بنا
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کا شعر جو کل رات سرہانے رکھا
دستِ اَلطاف مرے سر پہ خدا نے رکھا
اپنے محبوب (ﷺ) سے یوں رب نے محبت کی ہے
ان کی مرضی کا بھرم حق کی رضا نے رکھا
"میں" مدینے میں پہنچ کر بھی نہ ماری جس نے
اس کو محرومِ عطا اس کی انا نے رکھا
ان (ﷺ) کے روضے پہ نثار آنکھوں کو زائر نے کیا
ان کی دہلیز پہ سر ناصیہ سا نے رکھا
ربُّ الارباب کی رحمت ہوئی سایہ افگن
مجھ کو طیبہ میں جو تسلیم و رضا نے رکھا
جب سے سرکارِ بہیں جاہ (ﷺ) کا دامن پکڑا
مجھ کو محفوظ ہر اک ڈر سے خدا نے رکھا
"طالع لیٔ" ہے جو فرمانِ رسولِ اکرم (ﷺ)
ان کی نظروں میں مجھے میری خطا نے رکھا
ہوں مُسِن گرچہ میں محمودؔ و لیکن مجھ کو
چاق و چوبند مدینے کی فضا نے رکھا

شکر پردہ ہی میں اس بت کو حیا نے رکھا   ورنہ ایمان گیا ہی تھا خدا نے رکھا
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچے حدِ مکاں سے جو شاہِ اُمم (ﷺ) پرے
عرشِ بریں سے ان کے پڑے تھے قدم پرے
فقرِ نبی (ﷺ) خود اختیاری تھا، ہم اِس لیے
رکھتے ہیں کرّوفر پرے، جاہ و حشم پرے
چشمِ کرم، نگاہِ عنایت سے آپ (ﷺ) کی
رہتے ہیں مجھ سے آج کل، رنج و الم پرے
کرتے ہیں جو رسولِ مکرّم (ﷺ) پہ اعتراض
ان بدنصیبوں سے تو ہیں سو کوس ہم پرے
حُبِّ نبی (ﷺ) کا جام ہے ہاتھوں میں، اِس لیے
کرتے ہیں اپنے ہاتھ سے ہم جامِ جم پرے
جاں تُو نکال لینا، مگر پہلے عزرائیل!
روضے کو دیکھنے دے مجھے، اور تھم پرے
آقا (ﷺ) نے اتنی بار دیا حاضری کا اذن
محمودؔ دل سے اب نہیں ان کا حرم پرے

حدِ رقم سے وصفِ جبیں ہے صنم پرے ‏ ‏ برق ہے شاہؐ سدرہ سے لوح و قلم پرے
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرور (ﷺ) کا کرم میرا مُعیں ہو ہی چکا تھا
الفت کا سبق ذہن نشیں ہو ہی چکا تھا
پابندِ ولا حسنِ یقیں ہو ہی چکا تھا
اِخلاص کا وہ حِصنِ حَصیں ہو ہی چکا تھا
رحمت جو نبی (ﷺ) سارے عوالم کے لیے تھے
ہر ایک جہاں زیرِ نگیں ہو ہی چکا تھا
سجدے میں جو کھینچا گیا قدمینِ نبی (ﷺ) میں
روشن وہ خطِ لوحِ جبیں ہو ہی چکا تھا
ظاہر ہُوا نور آقا و سرکار (ﷺ) کا، ورنہ
دُنیا کو تو ظلمت کا یقیں ہو ہی چکا تھا
ہر سال پہنچتا رہا جو کوئے نبی (ﷺ) تک
منجملۂ اربابِ یقیں ہو ہی چکا تھا
دل میں جو ہُوا جمع زرِ یادِ پیمبر (ﷺ)
کنکر تھا مگر دُرِّ ثمیں ہو ہی چکا تھا

آقا (ﷺ) نے مجھے اپنے مدینے میں بلایا
ورنہ تو میں فردوس مکیں ہو ہی چکا تھا

سرکار (ﷺ) اکیلے ہی چلے سدرہ سے آگے
پابند وہاں روحِ امیں ہو ہی چکا تھا

تم یاد ملاقات کی شب کا کرو منظر
محبوب تو مالک کے قریں ہو ہی چکا تھا

سرکار (ﷺ) کی یاد اس میں در آئی ہے، ورنہ
مُردہ یہ مِرا قلب حزیں ہو ہی چکا تھا

جو ذاکرِ سرکار (ﷺ) نظر آیا جہاں میں
بندہ وہ محبّت کا امیں ہو ہی چکا تھا

محمودؔ کرم تجھ پہ پیمبر (ﷺ) کا ہے، ورنہ
طاغوت ترے دل میں مکیں ہو ہی چکا تھا

میں ہجر میں مرنے کے قریں ہو ہی چکا تھا — تم وقت پہ آ پہنچے نہیں ہو ہی چکا تھا
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"صلِّ علیٰ" کا میں نے جو جھنڈا اٹھا لیا
کندھوں پہ گویا پیار خزانہ اٹھا لیا

دامن میں پھول، ہاتھ میں کانٹا اٹھا لیا
شہرِ رسولِ حق (ﷺ) سے جو پایا، اٹھا لیا

جب ہو گئی شفاعتِ سرکار (ﷺ) کی نظر
میں نے درِ بہشت کا کھٹکا اٹھا لیا

پوچھا گیا جو نعت اور حمدِ خدا میں فرق
سن کر سوال، میں نے تو کندھا اٹھا لیا

فن پا کے بھی، غزل میں لگے ہو، بجائے نعت
سودے میں تم نے گویا خسارہ اٹھا لیا

طیبہ میں . مجھ کو دید عطائے خدا ہوئی
رب نے مری نگاہ سے پردہ اٹھا لیا

پھیلایا ہاتھ اور کہیں پہ نہیں کبھی
پہنچا درِ نبی (ﷺ) پہ تو کاسہ اٹھا لیا

محمودؔ رب نے جب کہا، جو مانگنا ہے، مانگ
میں نے ازل میں "نعت" رسالہ اٹھا لیا

کیا کیا مزا نہ تیرے ستم کا اٹھا لیا — ہم نے بھی لطفِ زندگی اچھا اٹھا لیا
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ورد جب "صَلِّ عَلٰی اَحْمَدْ" ہمارا ہو گیا
قعرِ بحر و ورطۂ دریا کنارہ ہو گیا

جب سے محبوب اس کا، ہم کو جاں سے پیارا ہو گیا
ہم ہوئے خالق کے اور خالق ہمارا ہو گیا

لب پہ فقرہ تھا "اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" کا
ہر الم ہر درد کا، ہر دُکھ کا چارہ ہو گیا

نام اپنا آ گیا جب اُمّتِ سرکار (ﷺ) میں
احتسابِ حشر میں اپنا سہارا ہو گیا

جس کے منہ سے پھول جھڑتے تھے درودِ پاک کے
خوش مقدر آدمی وہ ہم کو پیارا ہو گیا

بات تھی تحویلِ قبلہ کی تو "تَرْضٰھَا" کہا
لم یزل کا پیار جس سے آشکارا ہو گیا

مغفرت یاب اُس طرف کے لوگ سارے ہو گئے
جس طرف محشر میں آقا (ﷺ) کا اشارہ ہو گیا

دل میں نورانیتیں، شادابیاں محمودؔ ہیں
روضۂ سرکار (ﷺ) کا جب سے نظارہ ہو گیا

یوں تن خاکی میں دل روشن ہمارا ہو گیا
جس طرح پانی کنوئیں کی تہ میں تارا ہو گیا
ذوق

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قبۂ سرور (ﷺ) کے آگے یہ تماشا ہو گیا
کوئی گونگا ہو گیا اور کوئی ہکلا ہو گیا

یہ کلامِ خالقِ کونین سے ظاہر ہُوا
جو حبیبِ ربِّ ہر عالم (ﷺ) نے چاہا، ہو گیا

دُوریٔ طیبہ تو تھی لیکن جو آنکھیں میچ لیں
خود مدینہ آ کے دل میں جلوہ فرما ہو گیا

جھک چلی تھی پشت بدعملی سے، پر سرکار (ﷺ) کے
دستِ شفقت کا خیالِ خوش سہارا ہو گیا

معصیت کی ظلمتوں کی رات تھی سر پر کھڑی
نعت لب پر آ گئی، دل میں سویرا ہو گیا

اب یقینی ہو گئی ہے راہِ حسنِ عاقبت
ٹارگٹ میرا بقیعِ شہرِ طیبہ ہو گیا

دے گئی حسنِ عقیدت کی پذیرائی سند
نعت کا ہر شعر جنت کا قبالہ ہو گیا

ہیں محبِ سرکار (ﷺ) کے، محمودؔ سب اپنے عزیز
اس حوالے سے تو بیگانہ بھی اپنا ہو گیا

دشمن جاں یک بیک سارا زمانہ ہو گیا
ہائے تاثیر محبت یہ ستم کیا ہو گیا
ذوق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملیں جو قوسیں تو تم ان کو دائرہ سمجھو
میانِ ربّ و پیمبر (ﷺ) یہ فاصلہ سمجھو

یہ میری سرورِ کونین (ﷺ) سے محبّت ہے
تم ان کی بات کرو، میرا سر جھکا سمجھو

رسولِ رب (ﷺ) کو جو ناراض کر لیا تم نے
تو اپنے آپ سے اللہ کو خفا سمجھو

کرو تو پیش کوئی عرضداشت سرور (ﷺ) کے
قبالہ جنّت الفردوس کا ملا سمجھو

کہو جو رب کو درودِ رسولِ پاک (ﷺ) کے ساتھ
تو اپنے کام کو فی الفور تم ہُوا سمجھو

خدا کو اپنے پیمبر (ﷺ) سے جو تعلّق ہے
اسی کو اُنس و محبّت کا سلسلہ سمجھو

کبھی نہ تم انھیں اپنا حبیب گردانو
انھیں جو سمجھو حبیبِ خدا (ﷺ)، بجا سمجھو

سمجھ عطا جو کرے کبریا تمھیں محمودؔ
تو خاکِ شہرِ پیمبر (ﷺ) کو کیمیا سمجھو

بجا کہے جسے عالم، اسے بجا سمجھو زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جُدا اللہ سے سمجھے، نہ سرور (ﷺ) کو خدا سمجھے
یہی کافی ہے، آقا (ﷺ) کی حقیقت کوئی کیا سمجھے

سمجھ پائے جو "اَغۡنٰھُمۡ" کا حرفِ مالک و مولا
خدا کے لطف کو محبوبِ خالق (ﷺ) کی عطا سمجھے

جنھوں نے قُربِ "اَوۡ اَدۡنٰی" کے بارے میں ذرا سوچا
وہ توصیفِ پیمبر (ﷺ) ہی کو تحمید و ثنا سمجھے

جنھیں ادراک تھا، کچھ بھی حیاتِ جاودانی کا
وہ خاکِ پاکِ شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) کو کیمیا سمجھے

اگر تحصیلِ علمِ دین کی ہو قلب میں خواہش
تو بندہ حُبِّ محبوبِ خدا (ﷺ) کا قاعدہ سمجھے

سُنیں نعتیں دل و جاں سے، غزل بے فائدہ سمجھی
اُسے "دَعۡ مَا کَدَرۡ" سمجھے، اسے "خُذۡ مَا صَفَا" سمجھے

چُھٹے امراض سے، ہو بے علاقہ ہر علالت سے
غبارِ طیبۂ اقدس کو جو خاکِ شفا سمجھے

تھا پاکستان کی آب و ہوا میں حبس دوری کا
جہاں دل کھل اُٹھا، اس کو مدینے کی ہوا سمجھے

جھکایا ہے جنھوں نے سر کو قدمینِ پیمبر (ﷺ) میں
فرازِ چرخ کو وہ لوگ اپنے زیرِ پا سمجھے

تو اپنے جیسا آقا (ﷺ) کو کہے، ان سا کہے خود کو
مسلماں بن کے بھی یہ حرکتیں؟ تجھ سے خُدا سمجھے

نہیں باز آنا ہم کو مدحتِ سرکارِ والا (ﷺ) سے
زمانہ چاہے جتنا بھی بُرا جانے، بُرا سمجھے

کھجوروں کو مداوا ہر مَرَض، ہر رنج کا پایا
تو آبِ قریۂ سرور (ﷺ) کو ہم آبِ بقا سمجھے

کبھی محبوب اپنا ہم نہیں کہتے ہیں آقا (ﷺ) کو
ہمیشہ آپ (ﷺ) کو محمودؔ محبوبِ خدا سمجھے

ترے کوچے کو وہ بیمارِ غم دارالشفا سمجھے — اجل کو جو طبیب اور مرگ کو اپنی دوا سمجھے
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

درود پاک اگر تیری دُعا میں کارفرما ہو
ہو درماں سارے دردوں کا، ہر اک دُکھ کا مداوا ہو

شفیعُ المذنبین پر یقیں گر ترا پختہ ہو
کسی بھی پوچھ پُچھ کی حشر میں کیا تجھ کو پروا ہو

جو ماضی میں نبی (ﷺ) کا ذکر تیرے لب پہ آیا ہو
درخشندہ ہو تیرا حال، روشن تیرا فردا ہو

اگر یادِ نبی (ﷺ) کو دل میں رکھنے کی تمنّا ہو
تو پہلے صاف اور شفاف تو سینے کی کٹیا ہو

میں جب سے دیکھ آیا ہوں نبی (ﷺ) کا گنبدِ اخضر
مقابل سبز کے، کیسے نہ ہر اک رنگ پھیکا ہو

رسولِ پاک (ﷺ) کے در سے مُرادیں سب کو ملتی ہیں
کہیں ممکن ہے، دریا کے کنارے کوئی پیاسا ہو

نجوم و ماہ کو تو دور کی نسبت نہیں اُس سے
غبارِ شہرِ آقا (ﷺ) سے جو کوئی چہرہ چمکا ہو

وہاں تو چشمِ پُرنم ہی سے سب مطلب نکلتے ہیں
کوئی دربارِ سرکارِ جہاں (ﷺ) میں کیسے گویا ہو

اکیلے لامکاں تک آ تو پہنچے تھے نبی (ﷺ) لیکن
بہت ممکن ہے، اس پر بھی خدائے پاک تنہا ہو

نہیں ذکرِ شبِ اسرا بہت کھل کر کیا حق نے
یہ ہو سکتا ہے، منظورِ خدا کچھ اس کا اخفا ہو

مچلکہ حاضری کا اس کو ملنا عین ممکن ہے
مدینے کے لیے میری طرح دل جس کا مچلا ہو

مرا وجدان یہ محمودؔ کہتا ہے مجھے اکثر
نبی (ﷺ) کی نعت تب ہوتی ہے جب خالق کا ایما ہو

سگِ دنیا پس از مردن بھی دامن گیرِ دنیا ہو — کہ اس کتے کی مٹی سے بھی ستا گھاس پیدا ہو
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی زباں تُو ذکرِ پیمبر (ﷺ) سے لال کر
اور اس میں مت تعاقبِ مال و منال کر

خوشنودیٔ حضور (ﷺ) جو درکار ہے تجھے
اصحابؓ مصطفیٰ (ﷺ) کی ثنا، مدحِ آلؓ کر

آقا حضور (ﷺ) نے یہی چاہا ہے دوستو!
دُنیا کے راستے پہ چلو دیکھ بھال کر

جو کچھ بھی چاہیے، وہ پیمبر (ﷺ) سے مانگ لے
کرنا ہے تو حضور (ﷺ) سے ہر اک سوال کر

کردار دیکھنا ہے تمھارا حضور (ﷺ) کو
لے آنا سامنے اسے طاعت میں ڈھال کر

فکرِ عیال میں بھی نہ حکمِ رسول (ﷺ) بھول
ہر ہر قدم پہ لازماً فکرِ مآل کر!

آئے نبی (ﷺ) کے ذکر میں جو بات سامنے
غربالِ نقد و جرح میں جانچو وہ ڈال کر

جنت ہے خوب، پر درِ آقا (ﷺ) ہے خوب تر
طیبہ کو جا رہا ہوں میں رضواں کو ٹال کر

میزاں پہ بھاری سب سے یہی ہو گی بالیقیں
رکھنا نبی (ﷺ) سے اُنس کی دولت سنبھال کر

دیتا ہوں واسطہ تجھے تیرے حبیب (ﷺ) کا
مالک! تو زخمِ معصیت کا اندمال کر!

صَرفِ نظر نہ کر کبھی آقا (ﷺ) کے حکم سے
جو کام بھی ہو، وہ زِ رہِ اعتدال کر

شہرِ نبی (ﷺ) میں ہو نہ کبھی بے توجہی
محمودؔ کیا بساط ہے تیری؟ خیال کر!

بادام دو جو بھیجے ہیں بٹوے میں ڈال کر ایسا ہے یہ کہ بھیج دیں آنکھیں نکال کر
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جانا طیبہ کو مجھ ایسے بے سروسامان کا
یہ کرم سرکار (ﷺ) کا ہے، لطف ہے رحمان کا

کس کو کتنی ہے محبت سرورِ کونین (ﷺ) سے
یہ ہے گویا امتحان ایقان کا، ایمان کا

آمدِ سرکار (ﷺ) "مَنَّ اللّٰہ" کی صورت میں ہے
یہ ہے گنوانا خدائے پاک کے احسان کا

استجابِ عرض کو آتی ہے آقا (ﷺ) کی عطا
یہ پہنچنا ہے درِ سرکار (ﷺ) پر ارمان کا

اس طرح کرتا ہوں میں توصیفِ شاہِ مرسلاں (ﷺ)
متن کا مفہوم ہی مفہوم ہے عنوان کا

میں نے جا جا کر نبی (ﷺ) کے شہر میں، دیکھا ہے یہ
دھیان رکھتے ہیں رسولِ پاک (ﷺ) ہر مہمان کا

یا پیمبر (ﷺ) کے حوالے سے، یا ان کی مدح میں
ایک اک نکتہ ہے، ہر اک لفظ ہے قرآن کا

ہو تو ہو ہر ملک میں نافذ نظامِ مصطفیٰ (ﷺ)
بس یہی اک حل ہے دُنیا کے ہر اک بُحران کا

نعت گویانِ حبیبِ ربِّ عالم (ﷺ) پہ اثر
ابنِ رواحہؓ کا ہے اور کعبؓ کا، حسانؓ کا

ہم سوالاتِ نکیرینِ لحد سے کیوں ڈریں
امتحاں ہے اصل میں سرکار (ﷺ) کی پہچان کا

ہم جو عامل ہیں درودِ مصطفیٰ (ﷺ)، کے تو ہمیں
مہرِ محشر کا، کوئی خدشہ، نہ ڈر میزان کا

آتشؔ و میرؔ و امیرؔ و حضرتِ ناسخؔ کے بعد
ہے زمینِ ذوقؔ میں ہر شعر اس دیوان کا

حاضری محمودؔ کی دربارِ پُرانوار میں
صرف اثر ہے سرورِ کونین (ﷺ) کے فیضان کا

کچھ اس بت سے کبھی لیویں گے ہم ایمان کا — ایسی کیا جلدی ہے، جلدی کام ہے شیطان کا
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل میں جو میلا لگا ہے نعت کی اسناد کا
یہ اثاثہ ہے ہمارے پیار کی روداد کا

ہیں پیمبر (ﷺ) جب بنفسِ اطہر و اقدس یہاں
دہر میں یوں ہے تفوّقِ مصطفیٰؐ آباد کا

خدمتِ سرکارِ ہر عالم (ﷺ) میں ترسیلِ درود
حکم یہ اجداد کا تھا، وِرد ہے اولاد کا

مدحتِ محبوبِ خالق (ﷺ) تو کیے جاتا ہوں میں
چاہیے سرکار (ﷺ) سے مجھ کو اشارہ صاد کا

ہو گئی حاصل توجّہ سرورِ کونین (ﷺ) کی
تھا اثر انگیز ہر فقرہ مری فریاد کا

جو کہے اشعار مَیں نے مدحتِ سرکار (ﷺ) میں
قدسیوں سے میں تمنّائی ہوں ان پہ داد کا

خود کبھی سرکار (ﷺ) آ جائیں گے آخر خواب میں
اختتام آخر کو ہو گا ہجر کی میعاد کا

جب مدینے حاضری مطلوب ہے غفّار سے
شک نہیں مجھ کو مری عرضی کے استرداد کا

جب چھکنا چاہتا ہوں مدحتِ سرکار (ﷺ) میں
امتحاں اس کو سمجھتا ہوں میں استعداد کا

ہو درودِ تاج یا لب پر ہو تُنجّینا درود
پھر ثمر اور تعیُّن ان میں ہے تعداد کا

حُبِّ محبوبِ خدا (ﷺ) پر زور کم دینا رشیدؔ
یہ تو ڈھا دینا ہے اپنے دین کی بنیاد کا

سرو عاشق ہو گیا اس غیرتِ شمشاد کا　　غل مچایا قمریوں نے ہے مبارک باد کا
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گلے سے غازی علمُ الدینؒ کے جتنا لہو نکلا
گروپ اُس خون کا "غیرت" ہی بعدِ جستجو نکلا

ہرے گنبد سے جس کو بھی تعلّق تھا عقیدت کا
وہ بندہ امتحانِ حشر میں بھی سرخرو نکلا

خدا نے اس کی رفعت کا کیا اعلان قرآں میں
تو ذکرِ سرور و سرکارِ عالم (ﷺ) کُو بہ کُو نکلا

جو بندے ان کے تھے وہ آ گئے رحمت کے سایے میں
لبِ سرکار (ﷺ) سے جب فقرۂ "لَا تَقْنَطُوْا" نکلا

نبی (ﷺ) کے حکم سے مومن ہر اک مومن کا بھائی تھا
سلامت اس کا ہر اک مال و جان و آبرو نکلا

مخاطب تو مجھے سرکار (ﷺ) کو کرنا ہی ہوتا ہے
مگر اس کے لیے کب میرے لب سے لفظِ "تُو" نکلا

حسابِ حشر سے رب نے کیا محمودؔ مستثنیٰ
جونہی نغمہ نبی (ﷺ) کی نعت کا زیبِ گلو نکلا

رے سینے سے تیرا تیر جب اے جنگجو نکلا　　دہانِ زخم سے خوں ہو کے حرفِ آرزو نکلا
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکر کرنا مصطفیٰ (ﷺ) کا' اوج ہے مقدور کا
خرّم و خورسند ہوتا ہے دلِ رنجور کا
یہ ہے دہلیزِ جناب سرورِ کون و مکاں (ﷺ)
جھکنا لازم ہے یہاں پر ہر سرِ مغرور کا
دل کی آنکھوں کو کھلا رکھنا نبی (ﷺ) کے شہر میں
ہے عجب منظر یہاں ہر ذرّۂ پُرنور کا
حوصلے پر اور تعلق پر تھا اس کا انحصار
اور تھا منظر دنا کا' اور کوہِ طور کا
ساری دُنیا میں' علاوہ سرورِ کونین (ﷺ) کے
کوئی ناصر اور بھی ہے بیکس و مجبور کا؟
سکّہ چلتا ہے بالآخر کائناتِ دہر میں
سرورِ کونین (ﷺ) کے منشور کا' دستور کا
ہم سے عاصی دیدِ آقا (ﷺ) کو بلائے جائیں گے
اک اثر یہ بھی نظر آئے گا بانگِ صور کا
ہوں اگر محمودؔ تعلیماتِ سرور (ﷺ) سامنے
پائے محنت کش مراتب' وقر ہو مزدور کا

شوقِ نظارہ ہے جب سے اس رُخِ پرنور کا — ہے مرا مرغِ نظر پروانہ شمعِ طور کا
ذوقی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور تو خلّاقِ عالم سب سے پنہاں ہی رہا
رُویتِ باری مگر آقا (ﷺ) پہ آساں ہی رہا
مجھ پہ آقا (ﷺ) کے کرم کی بارشیں ہوتی رہیں
گو میں خفّت کے سبب' سر در گریباں ہی رہا
ہجرِ طیبہ کے دنوں میں بھی اُمیدیں ساتھ تھیں
میں اُلجھ کر غم میں بھی شاداں و فرحاں ہی رہا
ساتھ تھا ہر ہر قدم اکرامِ محبوبِ خدا (ﷺ)
کام جو مشکل تریں تھا' وہ بھی آساں ہی رہا
ہر سہولت قریۂ سرور (ﷺ) میں بھی حاصل رہی
تھا تن آساں آپ (ﷺ) کا بندہ' تن آساں ہی رہا
مجھ پہ فرماتے رہے آقا (ﷺ) نگاہِ التفات
اس طرح نگراں میں سُوئے لطفِ رحماں ہی رہا
لطف فرما بندگانِ مصطفیٰ (ﷺ) مجھ پہ رہے
بندہ دُنیا جو تھا' احقر سے نالاں ہی رہا

یہ تھا تعلیمات و فرمودات آقا (ﷺ) کا اثر
میرے دل میں جذبۂ اخلاص رقصاں ہی رہا

گھُپ اندھیرا دوسری قبروں میں ہوتا ہے تو ہو
قبر میں مدّاحِ سرور (ﷺ) کے چراغاں ہی رہا

قربِ سرکار (ﷺ) سے رضواں بمشکل خُلد کو
لے گیا محمودؔ کو لیکن وہ حیراں ہی رہا

مالکِ کونین (ﷺ) کی چشمِ عنایت کے سبب
میں عروسِ مال و زر سے تو گریزاں ہی رہا

ناز ہے محمودؔ مجھ کو اپنے رخشِ فکر پر
جو مدینے کی طرف کو گرمِ جولاں ہی رہا۔

جان کے دل میں سدا جینے کا ارماں ہی رہا   دل کو بھی دیکھا کیئے یہ بھی پریشاں ہی رہا
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تخصص ہے یہی فضلِ خدا سے بیش و کم میرا
نہ کیوں لکھتا رہے گا حشر تک نعتیں قلم میرا

محبانِ حبیبِ رب (ﷺ) سے ہے مجھ کو بہت الفت
ہر اک مدحت سرا سرکار (ﷺ) کا ہے محترم میرا

ہے پرتو سیرتِ سرکار (ﷺ) کا اعمال پر جس کے
پسندیدہ وہی بندہ ہے خالق کی قسم میرا

میں قدمینِ پیمبر (ﷺ) میں پہنچ کر سر جھکاتا ہوں
یہی ہے سربلندی میری، یہ جاہ و حشم میرا

جہانِ دُنیا میں بھی اور پھر میزان کے دن بھی
پیمبر (ﷺ) کی عنایت سے رہا قائم بھرا میرا

میں یوں دفنِ بقیعِ محترم کا ہوں تمنائی
کہ پیغامِ بقا دراصل ہے اس جا عدم میرا

محبت سرورِ عالم (ﷺ) کی جب سرمایہ جاں ہے
بگاڑیں گے بھلا محمود کیا دام و درم میرا

بہت اپنے کیے پر خوف تھا میدانِ محشر میں
عمل نامہ کیا محبوبِ رب (ﷺ) نے کالعدم میرا

مجھے ہر بار دونوں لازم و ملزوم لگتے ہیں
نظر کا دیکھنا قبہ کو اور گردن کا خم میرا

وہاں شرمندگی اور عاجزی ہی کام آتی ہے
پذیرا ہے درِ سرکار (ﷺ) پر آنکھوں کا نم میرا

پڑی تھی جب نظر پہلے پہل آقا (ﷺ) کے گنبد پر
انھی لمحات سے ہے ازدیادِ کیف و کم میرا

"اغثنی یا نبی (ﷺ)" محمود میرے لب پہ جب آیا
ہوا کافور پل میں رنج و اندوہ و الم میرا

ہوا حمد خدا میں دل جو مصروف رقم میرا   الف الحمد کا سا بن گیا گویا قلم میرا
ذوق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نتیجہ مدحِ سرور (ﷺ) ہے عقیدت کے اشارے کا
کہاں اس میں تردد فکر کا، کام استخارے کا

نہ ہو دل میں محبت سرورِ کل (ﷺ) کی، تو کیا بندہ
ہوا نکلے تو رہ جاتا ہے آخر کیا غبارے کا

سوا سرکارِ ہر عالم (ﷺ) کے اور معبودِ برحق کے
مددگار اور بھی دیکھا ہے کوئی غم کے مارے کا؟

نبی (ﷺ) کی نعت جذبے کا، محبت کا نتیجہ ہے
یہاں تشبیہ کا کیا کام، کیا کام استعارے کا

کروں میں مدحِ غیرِ مصطفیٰ (ﷺ)، توبہ مری توبہ!
نہیں منظور یہ مجھ کو کہ سودا ہے خسارے کا

فقط حسنِ عمل نعتِ حبیبِ کبریا (ﷺ) پایا
ہر اک اندراج دیکھا میں نے اپنے گوشوارے کا

کھلونا آقا و مولا (ﷺ) کا تھا مہتاب بے شبہ
رہا خورشید بھی پابند آقا (ﷺ) کے اشارے کا

کیا ہے "نعت" کا محمود اجرا میں نے الفت سے
نبی (ﷺ) کے لطف سے ہے انتساب اک اک شمارے کا

اُتارا تو نے سر تن سے گر اس شامت کے مارے کا   تو بھولوں گا نہ میں احساں ترے تنکا اتارے کا
ذوق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خادمِ سرکار (ﷺ) کے ہو دولت و زر زیرِپا
پائے تو لے لے اسے وہ آگے بڑھ کر زیرِپا

ذرہ ہائے شہرِ سرور (ﷺ) نور افزا کیوں نہ ہوں
یہ رہا کرتے تھے پیغمبر (ﷺ) کے اکثر زیرِپا

بانٹتے جائیں گے تا محشر یہ اب تابانیاں
آئے جو **اسرا** کی شب کو ماہ و اختر زیرِ پا

عرش تک مشکل ہی کیا تھی نعلِ اطہر کی پہنچ
اس کو جب رکھتے رہے سرکار و سرور (ﷺ) زیرِپا

برکتِ قدمینِ آقا (ﷺ) سے تو ہو گا نور زا
صورتِ ذرہ جو چھپ جائے گا بڑھ کر زیرِپا

تم تتبعِ آقا و مولا (ﷺ) کی سیرت سے کرو
سمجھو سارا دشمنانِ دیں کا لشکر زیرِپا

فقرِ آقا (ﷺ) نے رکھے محمودؔ ساری زندگی
مال و دولت، سیم و زر، لعل و جواہر زیرِپا

رکھتے تھے جو کشور کسریٰ و قیصر زیرِ پا ہے انہی کا آج سر با تاج و افسر زیرِ پا
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآں کو سُنا اور پڑھا بھی ہے تو کیا ہے
آقا (ﷺ) پہ نہیں، رب پہ فدا بھی ہے تو کیا ہے

غفران کو ہے حُبِّ پیمبر (ﷺ) بھی ضروری
زاہد بھی ہے اور حمد سرا بھی ہے تو کیا ہے

چھوڑوں گا نہ میں جادۂ توصیفِ پیمبر بھی
مجھ پر کوئی انگشت نما بھی ہے تو کیا ہے

اللہ کرے میرے نبی (ﷺ) کی نہ ہو خفگی
دُنیا کسی بندے سے خفا بھی ہے تو کیا ہے

لازم ہے کہ "**جَاءُوكَ**" رہے پیشِ نظر بھی
توبہ کا جو دروازہ کھُلا بھی ہے تو کیا ہے

ہے زندگی اصلی تو مدینے ہی میں لوگو!
پھر اس سے معانق جو قضا بھی ہے تو کیا ہے

سرکار (ﷺ) کی الفت کی نہ شدت ہو جلو میں
پھر بندہ مدینے جو رسا بھی ہے تو کیا ہے

ایمان کی بنیاد ہے سرکار (ﷺ) کی الفت
خالق کی لبوں پر جو ثنا بھی ہے تو کیا ہے

گر اس سے نہیں سمجھی پیمبر (ﷺ) کی حقیقت
اسلام کو بندے نے پڑھا بھی ہے تو کیا ہے

سرکار (ﷺ) کے در کی جو نہیں رکھتا ہے خواہش
اللہ کے گھر کو وہ گیا بھی ہے تو کیا ہے

ٹھنڈک نہ اگر روح کی پاتال میں اُتری
پانی جو مدینے کا پیا بھی ہے تو کیا ہے

جب تیرے مددگار ہیں محمودؔ پیمبر (ﷺ)
اُمڈی جو مصائب کی گھٹا بھی ہے تو کیا ہے

زاہد کو اگر صدق و صفا بھی ہے تو کیا ہے — بے درد اگر دل بخدا بھی ہے تو کیا ہے
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لطفِ خلاق بہ ہر خلق جو لپٹا ہم کو
لگ گیا مدحتِ سرکار (ﷺ) کا چسکا ہم کو

مدحِ محبوبِ الٰہی (ﷺ) کا ہے دعویٰ ہم کو
کیوں نہ حق حشر میں پہنچے گا ہمارا ہم کو

وہ تو ہر بار پیمبر (ﷺ) نے بچایا ہم کو
ورنہ دُنیا تو دیے جاتی تھی دھوکا ہم کو

حفظِ ناموسِ پیمبر (ﷺ) میں بہ فضلِ رحماں
سب شدائد ہیں، مصائب ہیں گوارا ہم کو

کام تو اپنے ہوئے جاتے ہیں پورے سارے
ہے جو سرکارِ دو عالم (ﷺ) پہ بھروسا ہم کو

تا دمِ مرگ نہ چھوڑیں گے ہم اس کا پلّو
راغبِ نعت کیا رب نے تو ایسا ہم کو

رب کی تحمید میں لکھیں گے نیا اک دیواں
شہرِ سرکار (ﷺ) میں رکھے جو وہ گونگا ہم کو

لے ہی جانے کو تھے محمودؔ ملکِ دوزخ میں
دیکھے تیور جو پیمبر (ﷺ) کے تو چھوڑا ہم کو

دانہ خرمن ہے ہمیں، قطرہ ہے دریا ہم کو — آئے ہے جز میں نظر کل کا تماشا ہم کو
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ سرور (ﷺ) میں زباں جس شخص کی بھی لال ہے
یہ سمجھ لو اس کا روشن نامۂ اعمال ہے

جَیبِ فن میں جس کے نعتِ مصطفیٰ (ﷺ) کا مال ہے
حاضری طیبہ میں اس خوش بخت کی ہر سال ہے

بعدِ نعتِ مصطفیٰ (ﷺ) محمودؔ یوں فعّال ہے
مدحتِ اصحابِؓ سرور (ﷺ) ہے تو مدحِ آلؓ ہے

روزِ محشر وہ ہے خوش قسمت، وہ فرخ فال ہے
سامنے آقا (ﷺ) کے، جس کا نامۂ اعمال ہے

قربتِ پیغمبر (ﷺ) و خالق کا مخفی حال ہے
سورۂ والنجم و اسرا میں فقط اجمال ہے

بے نظیر و بے عدیل ان کی ہے روشن زندگی
سیرتِ محبوب ربِّ پاک (ﷺ) بے تمثال ہے

سرورِ ہر دو جہاں (ﷺ) کے ذکرِ دلآویز سے
پُر مرا ماضی ہے، میرا حال و استقبال ہے

حبِّ آقا (ﷺ) میں امامؒ احمد رضا محمودؔ کے
رہنما مدّاحِ سرکار (ﷺ) میں اقبالؔ ہے

زخمِ دل پر میرے کیوں مرہم کا استعمال ہے   مشک اگر مہنگا ہے تو کیا خون کا بھی کال ہے
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ شخص جو اک بار بھی طیبہ نہیں آتا
جنت کا، قریب اس کے، حوالہ نہیں آتا

جس رات نہ ہو ذکر پیمبر (ﷺ) کا زباں پر
اس شب کا کبھی یارو، سویرا نہیں آتا

کیا نام نہیں لیتے ہیں ایسے میں نبی (ﷺ) کا
گرتے ہوئے کیا ہم کو سنبھلنا نہیں آتا

آقا (ﷺ) کے پسینے کا تعطّر جو نہ ملتا
غنچوں کو گلستاں میں چٹکنا نہیں آتا

بے دیدگی اپنی ہے کہ ہے حُسنِ عقیدت
آقا (ﷺ) کا تصوّر میں سراپا نہیں آتا

میں نعتیں سناؤں گا سرِ حشر نبی (ﷺ) کو
جب تک مرے جرموں کا پلندا نہیں آتا

سرکار (ﷺ) بھرے جاتے ہیں ہر ایک کا دامن
آتا ہے کبھی در پہ کوئی، یا نہیں آتا

کرتا نہیں مقبول دُعا مالک و مولا
سرکار (ﷺ) کا گر اس میں وسیلہ نہیں آتا

جو ہاتھ نہ محبوبِ خداوند (ﷺ) کا پکڑیں
گرداب سے ان کو تو نکلنا نہیں آتا

کیا یُمنِ قدم آقا و مولا (ﷺ) کا نہیں ہے
یا کوئی کہے، ہم کو لپٹنا نہیں آتا

وہ بات، نہ وہ کام ہے اپنے کسی قابل
جس میں کہ پیمبر (ﷺ) کا حوالہ نہیں آتا

جو مُقتبس آقائے دو عالم (ﷺ) سے ہُوا ہے
اس نور کے نزدیک اندھیرا نہیں آتا

یہ ذکر فرشتے کا ہے، مومن کا نہیں ہے
روضے پہ جو آتا ہے، دوبارہ نہیں آتا

جو مرنا نہیں چاہتے محمودؔ مدینے
سچ یہ ہے کہ ان لوگوں کو جینا نہیں آتا

جینا ہمیں اصلا نظر اپنا نہیں آتا   گر آج بھی وہ رشکِ مسیحا نہیں آتا
ذوق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اتنا تھا خیال پیمبر (ﷺ) کو نمک خواروں کا
خلد کو کر دیا رُخ نار کے حق داروں کا

پھول پھل مزرعِ اُمید میں اس کی، آئے
رُخ ہُوا جس کی طرف لطف کی بوچھاروں کا

ایک مرکز ہے تو ہیں دس عدد اس کی کرنیں
ساتھ گنبد کے، عجب حسن ہے میناروں کا

میرے آقا (ﷺ) کے صحابہؓ نے بفضلِ رحماں
موڑ کے رکھ دیا منہ کفر کی یلغاروں کا

وہ جو خلفاءِ رسولِ رب (ﷺ) تھے
بعد نبیوںؑ کے تو رُتبہ ہے بڑا چاروں کا

سرورِ کونین، مددگارِ دو عالمؐ کے سوا
کون ناصر ہے گنہگاروں، سیہ کاروں کا

حکمراں اور علاوہ مرے سرور (ﷺ) کے نہیں
وادیوں، جنگلوں، دریاؤں کا، گلزاروں کا

میرے نزدیک ہیں بے فائدہ دیگر مضموں
مدحِ سرکار (ﷺ) ہے فن شعر کے فنکاروں کا

جو کیے عالمِ ارواح میں، وائے افسوس
ہم نے دُنیا میں کیا حشر ان اقراروں کا

جن کی نسبت ہی نہیں حُبِّ حبیبِ حق (ﷺ) سے
ہو گا انجام بُرا جُبّوں کا، دستاروں کا

ورد رکھ "صَلِّ عَلٰی" کا ہمہ اوقات رشیدؔ
ہے علاج اک یہی ہر قسم کے آزاروں کا

ہم ہیں اور سایہ ترے کوچہ کی دیواروں کا — کام جنت میں ہے کیا ہم سے گنہگاروں کا
ذوق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ کو چلا جب بھی پیے جامِ محبت
پہنے ہوئے ہوتا ہوں میں احرامِ محبت

جاتے ہیں مدینے کو جو خدّامِ محبت
ہو جاتے ہیں آخر کو وہ ہمنامِ محبت

اچھی ہے، پیمبر (ﷺ) سے جو ہو سنّتِ رب میں
یوں تو ہیں بہت دُنیا میں اَقسامِ محبت

انجام اسی کا تو شفاعت کی سَنَد ہے
ہے "صَلِّ عَلٰی" اصل میں پیغامِ محبت

وہ طاعتِ سرکار (ﷺ) میں کرتا ہے تگ و دو
جس شخص کو رب کرتا ہے الہامِ محبت

رُخ جن کی محبت کا رہا سُوئے مدینہ
محشر میں وہی پائیں گے انعامِ محبت

سرکار (ﷺ) نے بندوں کو یہی درس دیا ہے
ہے دینِ نبی (ﷺ) اصل میں اسلامِ محبت

ان سے نہ سرِ مُو بھی تجاوز کبھی کرنا
اقوال ہیں سرکار (ﷺ) کے، احکامِ محبت

بلوایا پئے دید انھیں قصرِ "دنا" میں
سرور (ﷺ) سے ہے خالق کا یہ اہتمامِ محبت

سرکار (ﷺ) کے قدموں میں جگہ دفن کی پاؤں
اچھا ہے اسی شکل میں انجامِ محبت

محمودؔ فقط وہ ہیں مری عمر کا حاصل
طیبہ میں جو گزرے مرے ایّامِ محبت

معلوم جو ہوتا ہمیں انجامِ محبت　　لیتے نہ کبھی بھول کے ہم نامِ محبت
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شعر پر نعتِ پیمبر (ﷺ) کا اثر اچھا ہوا
تھا شجر جیسا بھی، لیکن با ثمر اچھا ہوا

شافعِ محشر (ﷺ) نے دُنیا میں بھی یوں امداد کی
اسمِ سرور (ﷺ) دافعِ شر و ضرر اچھا ہوا

چاندنی پر مُردنی چھائی تھی، یہ تھا زرد رو
کر کے پابوسی پیمبر (ﷺ) کی، قمر اچھا ہوا

جانے پہچانے ہوئے رہ پر سفر جاری رکھا
سدرہ سے سرکارِ والا (ﷺ) کا گزر اچھا ہوا

میں سمجھنے لگ گیا ہوں اس طرح قرآن کو
یوں، احادیثِ پیمبر (ﷺ) کا اثر اچھا ہوا

چشمِ تر کے ساتھ کہتا ہوں نعوتِ مصطفیٰ (ﷺ)
شعرِ تر کہنے کا آیا ہے ہنر، اچھا ہوا

راہ میں وردِ درودِ مصطفیٰ (ﷺ) جاری رہا
اس طرح بطحا سے طیبہ کا سفر اچھا ہوا

ہجرِ طیبہ میں جو تھا بیمار محمودِ حزیں
دفعتاً پائی جو ویزے کی خبر، اچھا ہوا

پہنچا آبِ تیغِ قاتل تا بہ سر اچھا ہوا　　اے دلِ مجروح! لے تو غسل کر اچھا ہوا
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حکمِ سرکار (ﷺ) جسے حکمِ خدا لگتا ہے
درِ سرکار (ﷺ) پہ وہ ناصیہ سا لگتا ہے

جس کے کردار میں ہو سیرتِ سرور (ﷺ) کا اثر
چہرہ اُس شخص ہی کا نکھرا ہوا لگتا ہے

حکمراں اپنی ریاست کا جو کوئی \ ہو بھی
شہرِ سرکار (ﷺ) میں آ کر تو گدا لگتا ہے

مُبتدی جب مَیں دبستانِ عقیدت کا ہوں
نغمۂ نعت مجھے درسِ وفا لگتا ہے

کیوں نہ ہر وقت کروں ذکرِ حبیبِ خالق
دل پہ نقشہ جو عنایت کا جما لگتا ہے

میں جو ہر سال مدینے میں پہنچ جاتا ہوں
مجھ کو یہ نعتِ پیمبر (ﷺ) کا صلہ لگتا ہے

گھر میں لا لا کے بھی سیراب ہُوا کرتا ہوں
آبِ طیبہ ہی مجھے آبِ بقا لگتا ہے

جو نہ الفت سے کرے ذکرِ نبی (ﷺ) کا محمودؔ
ایسا بدبخت مجھے سب سے بُرا لگتا ہے

دل کہاں سیر تماشے میں مرا لگتا ہے   دل کے لگ جانے سے جینا بھی بُرا لگتا ہے
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُوش بخت کو ہوا ہے نبی (ﷺ) کا حرم نصیب
طیبہ کی حاضری سے ہے محروم غم نصیب

ہر متّبع حضور (ﷺ) کا جنّت رسا ہوا
محشر میں ہوں گے ان کے مقلّد حشم نصیب

کرتے ہیں حمد و نعتِ حبیبِ خدا (ﷺ) رقم
رکھتے ہیں خوب اِس طرح اہلِ قلم نصیب

فضلِ خدا کی کاش یہ صورت ملے مجھے
ہو حاضریٔ شہرِ نبی (ﷺ) میں عدم نصیب

ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے میرے نصیب میں
اللہ کے کرم سے نہیں ہوں میں کم نصیب

الفت نبی (ﷺ) کی نعت سے رکھ اور ریا سے بچ
ناعت کو ہوں گی خُلدِ بریں میں نِعَم نصیب

یہ بھی رہا ہے آقا و مولا (ﷺ) کا لطفِ خاص
دو بار سال میں بھی ہُوا ہوں حرم نصیب

یہ نعت پڑھ، وہ سیرتِ سرکار (ﷺ) پر فدا
یہ بھی عطا نصیب ہے، وہ بھی کرم نصیب
ملتی ہے پیروی مِرے سرکار (ﷺ) کی جبھی
امداد گار ہو جو مِرے محترم! نصیب
محمودؔ پہلی بار یوں طیبہ پہنچ گیا
یاور نواسی[89] میں ہُوا تھا ایک دم نصیب

ہو ہجر مدتوں، جو ہو وصل ایک دم نصیب — کم ہوگا کوئی ہم سا بھی الفت میں کم نصیب
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی (ﷺ) کی نعت میں اے کاش، تو رطب اللساں ہوتا
رسولِ رب (ﷺ) کی عظمت کا ترے لب پر بیاں ہوتا
تتبعِ سیرتِ اطہر سے تُو کرتا اگر ہمدم!
تری جانب رُخِ اَلطافِ آقا (ﷺ) بے گماں ہوتا
تو ہنستا مسکراتا آ گیا تھا شہرِ سرور (ﷺ) میں
مقدر ساتھ دیتا تو وہاں آنسو رواں ہوتا
جو تیری رُستگاری ہوتی منظورِ اُلوہیت
بقیعِ طیبۂ اقدس کا تو بھی میہماں ہوتا
پسندِ خاطرِ سرکار (ﷺ) ہوتا کوئی اک مصرع
یہ خوشخبری جو سن لیتا تو میں بھی شادماں ہوتا
مدینے کی زیارت سے اگر نومید ہو جاتے
تو محروموں کی آنکھوں سے بھی اک جیحوں رواں ہوتا
لحد میں بھی اشارہ مصطفیٰ (ﷺ) ہی کا مدد کرتا
ہمارا ''وائیوے'' کی شکل میں جب امتحاں ہوتا

سپاہی حشر کے کیسے لگاتے اس کو ہتھکڑیاں
وہ جس کی پشت پر دستِ پیمبر (ﷺ) کا نشاں ہوتا

وقائع کا اگر منظور ہوتا سب کو پہنچانا
شبِ معراج کوئی تیسرا حاضر وہاں ہوتا

وہ جو آیاتِ قرآنی کے مطلب کو سمجھ لیتا
اسی کو ذکرِ آقا (ﷺ) باعثِ تسکینِ جاں ہوتا

نظر کرتے اگر اس کی طرف سرکارِ ہر عالم (ﷺ)
تو پھر عُسرت کدہ محمودؔ کا جنّت نشاں ہوتا

نہ کرتا ضبط میں نالہ تو پھر ایسا دھواں ہوتا — کہ نیچے آسماں کے اک نیا اور آسماں ہوتا
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو جذبۂ عشاقِ نبی (ﷺ) کو نہیں پاتے
وہ لوگ مدینے کی گلی کو نہیں پاتے

جو ذکرِ پیمبر (ﷺ) میں بھگوتے نہیں آنکھیں
بندے وہ مرے جی کی نمی کو نہیں پاتے

قائل جو ہوئے نورِ نبی صَلِّ علیٰ کے
اک رات بھی وہ تیرہ شبی کو نہیں پاتے

ساتھ ان کے رہا کرتی ہے ہر وقت مسرّت
طیبہ میں جو رہتے ہیں، غمی کو نہیں پاتے

جو لوگ نہیں سچّے پیمبر (ﷺ) کے مُقلّد
حق یہ ہے کہ وہ سچی خوشی کو نہیں پاتے

وہ سیرتِ سرکار (ﷺ) نہیں جن کی نظر میں
وہ بندے کبھی دیدہ وری کو نہیں پاتے

قوسین کی قربت کو سمجھتے جو نہیں ہیں
معراج کے وہ سرِّ خفی کو نہیں پاتے

جو دیکھ نہیں پاتے ہیں محمودؔ مدینہ
دُنیا میں وہ خوش نظری کو نہیں پاتے

غنچے تری غنچہ دہنی کو نہیں پاتے — ہنستے تو ہیں پر تیری ہنسی کو نہیں پاتے
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو خُدّامِ درِ سرور (ﷺ) ہیں' ہر برتر سے اوپر ہیں
گدا طیبہ کے سارے اہلِ مال و زر سے اوپر ہیں
وہ جبرائیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ' کوئی ہوں
ہیں ایسے کب کہ جو خالق کے پیغمبر (ﷺ) سے اوپر ہیں
نبیؐ کے در کی راہیں رہنمائی آپ کرتی ہیں
کہ جو رہرو مدینے کے ہیں' وہ رہبر سے اوپر ہیں
وہ اقصیٰ' چرخ اور عرشِ خدا سے لامکاں پہنچے
ہُوا معلوم' میرے مصطفیٰ (ﷺ) اوپر سے اوپر ہیں
جو ہیں تعمیلِ اَحکامِ رسولُ اللہ (ﷺ) میں ساعی
مقام و مرتبہ میں' ہم میں سے اکثر سے اوپر ہیں
جو ہیں ذرّاتِ طیبہ' وہ ہیں روشن تر ہر اک شے سے
کہ نورانیتوں میں وہ شہِ خاور سے اوپر ہیں
کہے کوئی' رسولِ پاک (ﷺ) تھے میری طرح بندے
یہ باتیں صرف باتیں ہی نہیں' نشتر سے اوپر ہیں
نظارے دیکھ کر محمودؔ ہُوں مجبور کہنے پر
کہ طیبہ کے مناظر تو ہر اک منظر سے اوپر ہیں

مرے نالے کہیں اس گنبدِ بے در سے اوپر ہیں   ہوا کیوں باندھتے بادل یونہی اوپر سے اوپر ہیں
ذوق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ نبی (ﷺ) ہے منسلک فکرِ سُخن کے ساتھ
اِخلاص لابدی ہے' ضروری ہے فن کے ساتھ
جب سیرۃُ النّبی (ﷺ) کا کیا ہے مطالعہ
پختہ مرا علاقہ ہے دینِ حَسَن کے ساتھ
ہم کو جو ہے یقین کرم پر حضور (ﷺ) کے
کیسے گزاریں زندگی تخمین و ظن کے ساتھ
ذکرِ رسولؐ' نعتِ نبیؐ' سیرتِ حضور (ﷺ)
رہتے ہیں ان کے ساتھ ہم اک بانکپن کے ساتھ
ہم کو ملا وطن تو پیمبر (ﷺ) کے نام پر
یوں حُبِّ دینِ حق رہی حُبِّ وطن کے ساتھ
جب تک ہے زندگی' رہے ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ)
ہیں روح کی ضرورتیں بھی تن بدن کے ساتھ
اُسلوب میرا مدحِ نبی (ﷺ) میں یہی تو ہے
کچھ کچھ جدیدیت بھی ہے طرزِ کہن کے ساتھ

ہجرِ مدینہ کی ہے تڑپ وجہِ حاضری
یوں انسلاک خرّمی کا ہے مِحَن کے ساتھ
نعتوں پہ میری، مصرع اُٹھائیں ملائکہ
تنہا بھی ہوں تو گویا ہوں اک انجمن کے ساتھ
بادِ ارم کی سنتے رہو سرسراہٹیں
کہتے رہو نعوتِ نبی (ﷺ) تم لگن کے ساتھ
پسماندگاں کو یہ ہے وصیت رشیدؔ کی
تم نعت ٹانکنا مرے تارِ کفن کے ساتھ

روز آفتیں نئی ہیں دلِ پُر محن کے ساتھ   اک زخم تازہ روز ہے زخمِ کہن کے ساتھ
ذوق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رُخ کسی بندے کا سُوئے طیبہ گر ہو جائے گا
خطرہ ہائے کفر سے وہ بے خطر ہو جائے گا
اک اشارہ میرے آقا (ﷺ) کا اگر ہو جائے گا
مستحق فردوسِ رضواں کا بشر ہو جائے گا
تُو اگر مہجوری شہرِ نبی (ﷺ) میں رو پڑا
تیرا جو آنسو گرے گا، وہ گہر ہو جائے گا
اپنے باطن میں رسولُ اللہ (ﷺ) کی الفت جگا
قصرِ قلب و جاں تو بالآخر کھنڈر ہو جائے گا
استفادہ کر دبستانِ رسولِ پاک (ﷺ) سے
جب سبق لے گا یہاں سے، دیدہ ور ہو جائے گا
پیروی سرکارِ والا (ﷺ) کی جو کر لے گا شعار
ہر جگہ وہ صاحبِ فتح و ظفر ہو جائے گا
روضۂ سرکار (ﷺ) کی سبزی کو آنکھوں میں بسا
مزرعِ قسمت ترا شاداب تر ہو جائے گا

جھکنا دربارِ پیمبر (ﷺ) میں نتیجہ خیز ہے
جو ہے مثلِ ثمرؔ کیسے باثمر ہو جائے گا
منزلِ خلدِ بریں رہ جائے گی پیچھے کہیں
ان (ﷺ) کا مادح رہروِ راہِ دگر ہو جائے گا
آنکھیں ہونے سے تو کوئی دیدہ ور ہوتا نہیں
دیکھ کر روضہ کو تو صاحب نظر ہو جائے گا
جس کا دل بھیگا ہوا ہو اُنس سے، اس کے لیے
ذکرِ شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) رِقت اثر ہو جائے گا
نعت کہنے، پڑھنے یا سُننے میں ہو جائے مگن
تو ہنر ور دہر کا ہر بے ہنر ہو جائے گا
قُربِ خالق کی اگر محمودؔ خواہش ہے تجھے
راہِ طیبہ کا ہر اک ذرہ خضر ہو جائے گا

نالہ بلبل میں گر پیدا اثر ہو جائے گا   خندہ گل خندہ زخمِ جگر ہو جائے گا
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہونا رسا مدینے میں تیئیسؔ بار کا
لُطفِ نبی (ﷺ) ہے مجھ پہ، کرم کردگار کا
مسلک مرا محبّتِ اصحابؓ و آلؑ ہے
میں پانچ کا محب ہوں تو قائل ہوں چار کا
ہریالیاں تو گنبدِ سرکار (ﷺ) سے چلیں
شہرِ نبی (ﷺ) میں پایا نظارہ بہار کا
جھڑتے ہیں اہلِ طیبہ کے ہونٹوں سے پھول سے
پایا نہیں ہے شائبہ طیبہ میں خار کا
طیبہ میں ہے شفا بھی تو تسکینِ قلب بھی
دارُالشفا بھی نام ہے دارُالقرار کا
سرکارِ ہر جہاں (ﷺ) کو ہمہ وقت ہے خیال
مجھے ایسے شرمسار کا اور اشکبار کا
پڑھتا تھا کم درود رسولِ کریم (ﷺ) پہ
مُنہ دیکھنا بہشت کے اُمیدوار کا

اسرا کی رات کی کوئی تشریح کیا کرے
تفصیل کا نہیں، ہے محل اختصار کا
مرضی پہ ان (صلی اللہ علیہ وسلم) کی، فیصلے کرتا رہا خدا
احصاء نہ کر سکے گا کوئی اختیار کا
کہتا ہوں نعت ۔ کاش حبیب غفور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو
آئے پسند شعر کوئی خاکسار کا
محمود جن کو کم ہے محبت حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے
رشتہ مرا تو اُن سے رہا تُو تکار کا

میں وہ شہید ہوں لبِ خنداں یار کا ۔ جلتا رہے چراغ بھی میرے مزار کا
ذوق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوئے واقف جو یوں سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) میری بے قراری سے
ترشح ابرِ رحمت کا ملا ہے اشک باری سے
تعلق زندگی میں تھا اگر غفلت شعاری سے
کرو جب قصد طیبہ کا، چلو تم شرمساری سے
بُلاوے کا پیام آیا مری سیماب واری سے
ہوئی تبدیل میری سوگواری کامگاری سے
گدائے شہرِ آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں تو کیوں عزت نہ میں پاتا
سر افرازی ملی ہے مجھ کو اپنی خاکساری سے
تعلق میرا مستحکم ہے "**صلی اللہ**" سے، ورنہ
علاقہ کم عبادت سے ہے، کم پرہیزگاری سے
ملی نسبت کے باعث اہلِ بیتِ پاکؑ کو عزت
تو اصحابِؓ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے وقر پایا جاں نثاری سے
ہدایت کے کواکب کی ثنا گن گن کے کرتا ہوں
تعلق میرا اس درجہ تو ہے اختر شماری سے

بُلا کر لانے والا تک بھی منزل سے نہ تھا واقف
پیمبر (ﷺ) کو بلایا پاس رب نے رازداری سے

وہ دے دیتا ہے آخر اذنِ طیبہ تک رسائی کا
کیا کرتا ہوں رب سے عرض میں اس ہوشیاری سے

نہ جس کا داعیہ ہو سرورِ عالم (ﷺ) سے الفت کا
لگاؤ اس کے جسم و روح پہ کچھ زخم کاری سے

تُلے محمودؔ رہتے ہیں نبی (ﷺ) بیکس نوازی پہ
کرم کیوں جوش پہ آتا نہ اپنی آہ و زاری سے

کرے ہے کام تیغِ یار کس کس آبداری سے — دکھاتی اپنی گل کاری ہے کیا کیا زخم کاری سے
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُبِّ آقا (ﷺ) کی رہیں شمعیں فروزاں دل میں
اس حوالے سے ہوں میں شاداں و فرحاں دل میں

اپنی حالت پہ رہا کرتا ہوں نازاں دل میں
لب پہ ہے نعت تو سیرت کا ہے عرفاں دل میں

سبکہ شعر کی صورت میں لبوں پہ آئے
ذکرِ آقا (ﷺ) کے کھلے ہیں جو گلستاں دل میں

اپنے قدموں میں بلا لیجیے مجھ کو آقا (ﷺ)!
دوری و ہجرِ مدینہ کا ہے طوفاں دل میں

وادیٔ خواب کو جا، پڑھ کے درودِ سرور (ﷺ)
تُو اگر دیدِ پیمبر (ﷺ) کا ہے خواہاں دل میں

جس کے ہونٹوں پہ ہیں آقا (ﷺ) کی ثنا کے نغمے
اُترا جاتا ہے وہ سرور (ﷺ) کا ثنا خواں دل میں

صدقِ آثار لبِ لعلِ نبی (ﷺ) سے نکلی
اُتری اس طرح سے ہر آیتِ قرآں دل میں

روشنی اس کی ہے ناصر مری، ہر ظلمت میں
یادِ سرور (ﷺ) سے جو ہے ایک چراغاں دل میں

وہ مجھے مسکنِ سرکارِ جہاں (ﷺ) میں لائے
میں نے پالے تھے عقیدت کے جو ارماں دل میں

دل کی حالت مرے آقا (ﷺ) کے کرم نے بدلی
میں تھا عملوں کے حوالے سے پشیماں دل میں

نعت سے سر پہ رہا ابرِ کرم کا سایہ
اور محسوس ہوئی رحمتِ رحماں دل میں

اس کو دُنیا میں، نہ عقبیٰ میں ملے گی عزّت
الفت آقا (ﷺ) کی جو رکھتا نہیں انساں دل میں

دل میں آقا (ﷺ) کی محبّت کی کمی ہے کہ وفور
آدمی سوچے تو ہے ایک یہ میزاں دل میں

جس سے محمودؔ مری روح منوّر تر ہے
شہرِ سرکار (ﷺ) کا ہے جلوۂ تاباں دل میں

کھائے ہیں ہم یہ ترے ناوکِ مژگاں دل میں — اتنے سوتن پہ نہیں جتنے ہیں پیکاں دل میں
ذوق

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آقا (ﷺ) کا کرم یوں تو ہر انساں کے لیے ہے
پر خاص عطا اُن کی مسلماں کے لیے ہے

غافل نہ کسی وقت رہو "صَلِّ عَلیٰ" سے
یہ وِرد ہر اک دَرد کے درماں کے لیے ہے

مَیں اس کو سناؤں گا، وہ جنّتی کہے نعتیں
اک پیشکش ایسی مری رضواں کے لیے ہے

"جاءُوکَ" کے باعث ہے قبولیتِ توبہ
اک حرفِ تسلّی یہ پشیماں کے لیے ہے

بخشی ہے جو محبوبِ خداوندِ جہاں (ﷺ) نے
توقیر عجب طبقۂ نسواں کے لیے ہے

صُفّہ پہ یا محرابِ تہجُّد پہ ہو سجدہ
یہ اوج ترے جبہۂ رخشاں کے لیے ہے

تقلید کرے سیرتِ اصحابؓ نبی (ﷺ) کی
اک راہ یہی طالب عرفاں کے لیے ہے

وہ ماہِ مدینہ (ﷺ) کی عنایت سے ملے گی
جو ایک کرن دل کے چراغاں کے لیے ہے
اُس کو تو نہیں خوف کا یا حُزن کا خدشہ
اعلان یہ سرکار (ﷺ) کے مہماں کے لیے ہے
بیٹھا کوئی دیکھا نہیں روضے پہ کبوتر
نظّارہ عجب دیدۂ حیراں کے لیے ہے
محمودؔ کہوں نعت تو پاتا ہوں سکینت
اعزاز یہی مجھ سے سخنداں کے لیے ہے

تو کچھ کہ ہے دنیا میں وہ انساں کے لیے ہے — آراستہ یہ گھر اسی مہماں کے لیے ہے
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دن سارے میرے ماضی و فردا و حال کے
ممنون ہیں حضور (ﷺ) کے بذل و نوال کے
ہوتے ہیں رم مدینے کو اشہب خیال کے
لاتے ہیں عکسِ شہرِ پیمبر (ﷺ) سنبھال کے
اشجع بھی آپؐ افصحِ عالَم بھی آپ ہیں
پہلو ہیں سب حبیبِ خدا (ﷺ) کے، کمال کے
جن کو لگن محبّتِ سرکار (ﷺ) کی لگی
طامع نہیں ہیں لوگ وہ مال و منال کے
جائے ادب ہے شہرِ پیمبر (ﷺ) کے زائرو!
انساں کو چاہیے کہ چلے دیکھ بھال کے
نعتوں پہ قُدسیوں کی بالآخر پڑی نظر
فردِ عمل کو دیکھ رہے تھے کھنگال کے
جو حاضری مدینے میں ہوتی ہے چند روز
اُس یاد میں گزرتے ہیں دن سارے سال کے

کل کو بھی نعت کہتا رہوں مَیں اسی طرح
لمحات میرے جیسے گزرتے ہیں حال کے
سرکار (ﷺ) کے کرم کے مَیں صدقے کہ وہ مجھے
گردابِ احتساب سے لائے نکال کے
کیسے یہ نعتِ سرورِ کُل (ﷺ) میں اڑان لے
خستہ ہیں سارے پَر مرے طیرِ خیال کے
سرکار (ﷺ)! آپ چاہیں تو ممکن ہے بہتری
لچھن جو قوم کے ہیں، وہ سب ہیں زوال کے
محمودؔ ہم بفضلِ خدا منقبت نگار
جیسے صحابہؓ کے ہیں، اُسی طرح آلؓ کے

ہیں ذر فشاں وہ چمن میں کمال کے   عاشق نہال کیوں نہ ہوں عاشق نہال کے
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

شرف جب تک نہ دیدِ گنبدِ خضرا کا پایا تھا
مرے جذبات تب شاداب تر ایسے نہ ہوتے تھے
ہوئی ہے حاضری اب کے تو مدّت بعد طیبہ میں
کبھی پہلے ہمارے دیدے تر ایسے نہ ہوتے تھے
ولیکن ہم زیاراتِ مضافاتِ مدینہ سے
ہوئے ہیں جس طرح اب بہرہ ور، ایسے نہ ہوتے تھے
رسولُ اللہ (ﷺ) کے اَحکام پر چلتے تھے .جب قاضی
محلِّ انصاف کے زیر و زبر ایسے نہ ہوتے تھے
تعلق پختہ تر تھا جب حبیبِ خالقِ کُل (ﷺ) سے
مسلمانانِ عالَم کو خطر ایسے نہ ہوتے تھے
نہیں بھولا ہوں آقا (ﷺ) یہ کہ اب سے دس برس پہلے
بُرے ہوتے تو تھے بندے، مگر ایسے نہ ہوتے تھے
حضورِ پاک (ﷺ)! دُنیا سے تو ہم واقف زیادہ ہیں
مگر دِیں سے ہیں جیسے بے خبر، ایسے نہ ہوتے تھے
ہے اُمّت آپ کی سرکار (ﷺ)! اب رسوا زمانے میں
مری آنکھوں میں پہلے تو گہر ایسے نہ ہوتے تھے

پری رُو! کیا ستم گر پیشتر ایسے نہ ہوتے تھے   ولیکن جیسے تم ہو فتنہ گر ایسے نہ ہوتے تھے
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بڑھتے ہیں عقیدت میں جو ہم اور زیادہ
دیتے ہیں نبی (ﷺ) ہم کو نعم اور زیادہ

جب دیکھتا ہوں پہلے حرم ربِّ جہاں کا
خوش آتا ہے طیبہ کا حرم اور زیادہ

ہوتا ہے اثر سیرتِ سرور (ﷺ) کا جو دل پر
اُٹھتے ہیں مدینے کو قدم اور زیادہ

کچھ عرصہ جو طیبہ کو نہیں دیکھتیں آنکھیں
بڑھتا ہی چلا جاتا ہے نم اور زیادہ

کثرت سے درود آقا و مولا (ﷺ) پہ پڑھا کر
اس باب میں کیوں سوچ ہو کم اور زیادہ

دُنیا کے علائق سے جو کم ہو گئی رغبت
سرکار (ﷺ) نے فرمایا کرم اور زیادہ

مجھ کو تو مشیت نے اشارہ یہ دیا ہے
نعتیں کرو محمودؔ رقم اور زیادہ

تے ہیں ترے پیار سے ہم اور زیادہ   تو لطف میں کرتا ہے ستم اور زیادہ
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیمبر (ﷺ) سا کوئی داتا نہ پایا
مثیل ان کا یا ہم پایہ نہ پایا

کہیں جو آپ (ﷺ) کا ایما نہ پایا
خدائے پاک کا منشا نہ پایا

کسی نے آقا و مولا (ﷺ) کا پایہ
نہ پایا ہے نہ پائے گا نہ پایا

خدا کو روبرو دیکھا نبی (ﷺ) نے
شبِ اسرا کوئی پردہ نہ پایا

یہاں گر ذکر ہے سرور (ﷺ) کا ہر سُو
سرِ عرش ان کا کیا چرچا نہ پایا

امین ان سا جہاں میں کب کوئی ہے
کسی نے آپ (ﷺ) سا سچا نہ پایا

صحابہؓ تھے جو آقا (ﷺ) کے انھوں نے
پیمبر (ﷺ) کا کبھی سایہ نہ پایا

ہوا محبوبِ خلاقِ جہاں (ﷺ) کے
جہاں میں کوئی بھی اپنا نہ پایا
نبی (ﷺ) کے نام پر ثروت لٹائی
کبھی اِس کام میں گھاٹا نہ پایا
وہ کیسے پا سکے گا حق کی منزل
وہ جس نے ان کا نقشِ پا نہ پایا
مسلّم رب کی تنہائی ہے، لیکن
شبِ **اسرا** اُسے تنہا نہ پایا
مدینے میں ہر اک بندہ بڑا ہے
کنارِ چاہ پر پیاسا نہ پایا
رہا محمودؔ ساتھ اللہ ۔ خود کو
کسی دن نعت میں تنہا نہ پایا

ے ہم نے بہت ڈھونڈا نہ پایا ۔ اگر پایا تو کھوج اپنا نہ پایا
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بندہ وہ ہے جس کو آقا (ﷺ) سے محبت ہو تو ہو
بس وہی اک حاملِ کیفِ لطافت ہو تو ہو
جو ہوئیں سرزد خطائیں مجھ سے، وہ تو کم نہ تھیں
رُستگاری میری اعجازِ رسالت ہو تو ہو
روح تو طیبہ پہنچنے پر بہت مسرور ہے
عارضِ احقر پہ اک اشکِ ندامت ہو تو ہو
بے تعلق جو نبی (ﷺ) سے ہیں، وہ میرے کچھ نہیں
آپ کو ایسوں سے کچھ صاحب سلامت ہو تو ہو
ہم بشر اپنا سا کہہ سکتے نہیں سرکار (ﷺ) کو
دوسروں کے ہاں کہیں ایسی جسارت ہو تو ہو
اپنی نظروں میں تو نعتِ مصطفیٰ (ﷺ) انمول ہے
آپ کے نزدیک اس کی کوئی قیمت ہو تو ہو
میں غزل سے رکھتا ہوں یک گُونہ دُوری کا سلوک
دوستوں کے واسطے کچھ اس میں لذّت ہو تو ہو
میرے ہاں محمودؔ کچھ شعری محاسن ہوں نہ ہوں
نعت میں خوشنودیٔ آقا (ﷺ) کی حسرت ہو تو ہو

موت ہی سے کچھ علاجِ دردِ فرقت ہو تو ہو ۔ غسلِ میت ہی ہمارا غسلِ صحت ہو تو ہو
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو چاہیے نعت میں کچھ شعر معتبر تو کہے
انا کے قصر کو پہلے سے وہ کھنڈر تو کہے
خدا سے صاد کا اعزاز پائے گا بے شک
تو پہلے مدحتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہنر تو کہے
جو چاہتا ہو پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذکر کو سننا
وہ غیرِ آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی باتوں پہ "الحذر" تو کہے
جو مبتلائے الم ہو، وہ کیوں نہ چھوٹے گا
حبیبِ خالقِ عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو چارہ گر تو کہے
یہ چاہتا ہے پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کے در کا ابرِ عطا
کہ بندہ بات وہاں کی بہ چشمِ تر تو کہے
تمام عمر نہ ظلمت قریب پھٹکے گی
شبِ سیاہ کو طیبہ کی تو سحر تو کہے
میں اس کا منہ نہ اگر توڑ دوں تو پھر کہنا
کوئی ذلیل انھیں اپنا سا بشر تو کہے
تو رب سے پائے گا محمودؔ سود محشر میں
زرِ محبتِ سرور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اصل زر تو کہے

کوئی کمر تو تری ہو اگر کمر، تو کہے　　کہ آدمی جو کہے بات، سوچ کر تو کہے
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس خطاکار کو بھی اپنی خطا یاد رہے
چاہیے اُس کو کہ آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عطا یاد رہے
داعیہ جن کا ہو آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عقیدت کا، انھیں
کیوں نہ اصحابِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وفا یاد رہے
ان کی منظور خدا کو ہے رضا تو ہم کو
ہمہ اوقات نہ کیوں ان کی رضا یاد رہے
جو خطاؤں کو بھلانے کا تمنائی ہے
وردِ صلوٰتِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کو سدا یاد رہے
چھائے ہیں حافظے پر شہرِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے منظر
اور کیا چیز مجھے ان کے سوا یاد رہے
درِ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) پہ اونچی نہیں نکلی آواز
اس کے بارے میں جو احکامِ خدا یاد رہے
یہ ضروری ہے ترے واسطے رب کے بندے!
لطفِ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) تجھے صبح و مسا یاد رہے
میری بخشش کو سرِ حشر ہے کافی محمودؔ
کہ پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کو فقط نام مرا یاد رہے

مرضِ عشق جسے ہو، اسے کیا یاد رہے　　نہ دوا یاد رہے اور نہ دعا یاد رہے
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسی ہے حُبِّ سرکارِ مدینہ (ﷺ) میری نس نس میں
بس آقائے جہاں (ﷺ) کی نعت و مدّاحی رہی بس میں
نبی (ﷺ) کے شہر کے ذرّوں میں ہیں تابانیاں وافر
تعطّر کم نہیں پایا وہاں کے خار میں، خس میں
جسے سچّے پیمبر (ﷺ) پر یقیں ہے، ہے وہی سچا
وہ کیوں کھائے گا جھوٹی خالقِ کونین کی قسمیں
میں کیسے مان لوں، وہ سرورِ عالم (ﷺ) کے شیدا ہیں
محبّت ہی نظر آئے نہ جب بندوں کی آپس میں
نبی (ﷺ) کے چاہنے والے بھی دیکھے، بے تعلق بھی
زمین و آسماں کا فرق ہے شاہین و کرگس میں
ریاکاری سے آقا (ﷺ) نے مجھے محفوظ رکھا ہے
قریب آتی نہیں میرے دکھاوے کی جو ہیں رسمیں
مجھے محمودؔ رب نے امتیاز اک یہ بھی بخشا ہے
کہ اک مجموعہ نعتوں کا کہا میں نے مخمّس میں

گئیں یاروں سے وہ اگلی ملاقاتوں کی سب رسمیں — پڑا جس دن سے دل بس میں ترے اور دل کے ہم بس میں
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طاعتِ رسولِ پاک (ﷺ) کی دشوار تر تو ہے
لیکن خدا کا لطف و کرم داد گر تو ہے
اہلِ وِلا کی کیوں نہ بصارت ہو تیز تر
خاکِ مدینہ سُرمۂ اہلِ نظر تو ہے
وِردِ درودِ پاک سے غفلت نہ کیجیو
مصروف دن میں ہو جو تم، وقتِ سحر تو ہے
ناعت کو، نعت خواں کو ہو کس چیز کی کمی
نعتِ حبیبِ حق (ﷺ) کا شجر باثمر تو ہے
کیوں مضمحل ہُوں، کیوں نہ ہُوں مسرور و شادماں
دل پر عطائے سرورِ دیں (ﷺ) کا اثر تو ہے
کیوں اہلِ خانہ زیرِ عطائے خدا نہ ہوں
"صَلِّ عَلَی الرَّسُوْل" سے آباد گھر تو ہے
وجہِ خوشی یہ امر ہے، شافع حضور (ﷺ) ہیں
عصیاں شعار ہوں، یہ مرے دل میں ڈر تو ہے

آقا (ﷺ) کے در سے بھیک عطا ہو گی لازماً
سر تو جھکا ہُوا ہے، مری چشمِ تر تو ہے

کثرت نہ معجزات کی آقا (ﷺ) نے کی، مگر
خورشید کا پلٹنا ہے، شقِ قمر تو ہے

چھائے گی کیوں نہ غم کی گھٹا جسم و جان پر
دوری نبی (ﷺ) کے شہر کی رقّت اثر تو ہے

محشر کی اس نوید نے بے فکر کر دیا
سرکار (ﷺ) نعت مجھ سے سنیں گے، خبر تو ہے

مدحِ حضور (ﷺ) ہی نہ ہو تو پھر ہنر کہاں
محمودؔ نعت گو ہے تو پھر با ہنر تو ہے

اک صدمہ دردِ دل سے مری جان پر تو ہے — لیکن بلا سے، یار کے زانو پہ سر تو ہے
ذوق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ندامت میری خالق سے جو استغفار کرتی ہے
کرم مجھ پر عطائے سیّدِ ابرار (ﷺ) کرتی ہے

جو مجبوری مدینے کی ہمیں بیمار کرتی ہے
تو صحت سے وہاں کی حاضری سرشار کرتی ہے

کرم رب اور رسول اللہ (ﷺ) کا ہر وقت ہے ہم پر
حقیقت یہ ہمیں آمادۂ اشعار کرتی ہے

کسی دن نعت کہنے کی سعادت جب نہیں ملتی
تو یہ صورت کئی دن کے لیے بیکار کرتی ہے

کبھی جب ڈھانپ لینا چاہتے ہیں اس کو اندھیارے
وہ ہستی (ﷺ) میرے دل پر بارشِ انوار کرتی ہے

تعلق گہرا خُلقِ صاحبِ لولاک (ﷺ) سے رکھنا
یہی الفت تو ہے جو صاحبِ کردار کرتی ہے

محبِ آقا (ﷺ) کا، ان کا نام لیتا ہے لحد میں بھی
فرشتوں کی جو اک جوڑی کچھ استفسار کرتی ہے

نہیں راہی رہے محمودؔ جب ہم راہِ سرور (ﷺ) کے
حماقت خود ہماری اپنی، ہم کو خوار کرتی ہے

ترے حسنِ عمل سے معصیت بھی عار کرتی ہے — مری توبہ پہ توبہ توبہ استغفار کرتی ہے
ذوق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ناعت جو ہیں، وہی ہیں فقط کامرانِ صبح
ہے نورِ نعتِ سرورِ کل (ﷺ) ترجمانِ صبح
شب زندہ دار لوگ ہیں یوں طالبانِ صبح
نورِ نبی (ﷺ) ہے اصل میں روح و روانِ صبح
وردِ درودِ آقا و مولا (ﷺ) ہے جانِ صبح
"صلِّ علیٰ" پڑھا تو ہُوا میہمانِ صبح
ویسے تو سارے لوگ ہیں دلدادگانِ صبح
پَر ہے مُحبِّ سرورِ دیں (ﷺ) حکمرانِ صبح
صُبحِ ولادت آقا و مولا (ﷺ) کی یاد تھی
میرے لبوں پہ اس لیے آیا بیانِ صبح
اس کو زوال تا بہ ابد آئے گا کہاں
ہے مستنیرِ نورِ پیمبر (ﷺ) جہانِ صبح
ظلمت کی شام فضلِ نبی (ﷺ) سے نہ آئے گی
کرتے رہو بیانِ اگر داستانِ صبح
ہر صبح مجھ کو کرتی ہے آمادہ نعت پر
محمودؔ اس لیے میں ہُوا قدردانِ صبح

فرقت کی رات جی چکے ہم تا زمانِ صبح ہو گی اذانِ گور ہماری اذانِ صبح
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت سے میرا تعلّق روز افزوں دیکھ کر
لطف فرما مجھ پہ ہے خالق، مجھے یوں دیکھ کر
الفتِ سرور (ﷺ) گراں تر بھی ہے اور انمول بھی
چیز لینی ہو تو آخر کیوں نہ مَیں لُوں دیکھ کر
ذکرِ آقا (ﷺ) سن کے تھا مایوس شیطانِ لعیں
اپنے ارمانوں کا وہ ہوتا ہُوا خوں دیکھ کر
عاشقانِ مصطفیٰ (ﷺ) افسوس کرتے پائے ہیں
طالبِ دُنیا کو مال و زر کا مفتوں دیکھ کر
کر دیے رب نے نظر انداز اعمالِ سیاہ
میرے سرکارِ جہاں (ﷺ) کا رُوئے گلگُوں دیکھ کر
بندۂ سرور! مبارک تجھ کو تیرا حُزن ہو
مائلِ نُصرت نبی (ﷺ) ہیں تجھ کو محزوں دیکھ کر
شرع سے ڈرتا ہوں، ویسے جی میں تو آتا ہے یہ
عرش آسا گنبدِ آقا (ﷺ) کو کہ دوں دیکھ کر

ان کی مرضی پر بدل ڈالا گیا قبلہ وہیں
کی تمنا جب نبی (ﷺ) نے سُوئے گردوں دیکھ کر

شعر کے جنگل میں بھی پایا ہے گلشن نعت کا
پھونک کر رکھتا ہُوا پاؤں، چلا ہوں دیکھ کر

ہو گئے مستعجب اہلِ خلد زُہّادِ کرام
تابعِ سرکار (ﷺ) کو طیبہ میں مدفوں دیکھ کر

نعت سے محمودؔ کی، رضواں نے سودا کر لیا
جذبۂ الفت کو پا کر، حُسنِ مضموں دیکھ کر

ب روئے رات ہم سنسان ہاموں دیکھ کر   یاد آیا ہم کو مجنوں بید مجنوں دیکھ کر
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ئے جو نبی (ﷺ) کے عشق و محبت کی پی چلے
ان کی طرف تفحّصِ دیدہ وری چلے

جب بات ہی اطاعتِ سرکار (ﷺ) کی چلے
حق ہے کہ راستی چلے، پاکیزگی چلے

سدرہ پہ جبریلؑ انھیں، دیکھتے رہے
جب عرش و لامکاں کی طرف سیّدی (ﷺ) چلے

نورِ نبی (ﷺ) کا ذکر جو آئے زبان پر
سُوئے عدم جہان کی تیرہ شبی چلے

آگے اگر ہو مقصدِ خوشنودیٔ نبی (ﷺ)
پیچھے تمھارے دُنیا کی ہر بہتری چلے

میں یوں چلا ہوں آج سُوئے شہرِ مصطفیٰ (ﷺ)
شرمندگی کی آنکھ سے جیسے نمی چلے

جو متبعِ نبی (ﷺ) کا ہو، محبوبِ رب بنے
طاعت کے راستے پہ تو بندہ کبھی چلے

پلکوں کو اپنی ہم نے جھپکنا بُھلا دیا
طیبہ کو یوں چلے ہیں کہ ہونٹوں کو سی چلے

رحمت جب عالمین کی خاطر حضور (ﷺ) ہیں
سب کائناتوں میں مرے سرکار (ﷺ) کی چلے

آقا (ﷺ) کی بات چاہے کرے بے پڑھا لکھا
آگے نہ اُس کے دہر کی دانشوری چلے

سرپٹ بھی، سربکف بھی چلو اُن (ﷺ) کی راہ پر
یہ کیا کہ تم کبھی تو رُکے اور کبھی چلے

اُکھڑے نہ دیکھے چشمِ فلک نے نبی (ﷺ) کے پاؤں
جنگِ اُحد میں بھاگ جب سارے جری چلے

ہم پھنس گئے ہیں لہو و لعب میں، حضورِ پاک (ﷺ)
آئندہ جانے کس طرف بے پردگی چلے

آقا حضور (ﷺ) کا جو کریں ذکر کم سے کم
محمودؔ ان سے اپنی دلی دشمنی چلے

حیات آئے قضا لے چلی چلے اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نام لو سرور (ﷺ) کا، ہم ''صلِّ علیٰ'' کہنے کو ہیں
اور اس عادت کو اپنا اِدّعا کہنے کو ہیں

آ گیا جن کی سمجھ میں رب کا قرآنِ مبیں
خواہشِ سرور (ﷺ) کو وہ رب کی رضا کہنے کو ہیں

جانتے ہیں ربِّ عالم کا جو اُسلوبِ کلام
قربِ **قوسین و دنیٰ** کو دائرہ کہنے کو ہیں

یہ سمجھ لو، مصطفیٰ (ﷺ) جو کچھ ہیں، اپنے رب سے ہیں
مدحتِ آقا (ﷺ) کو ہم حق کی ثنا کہنے کو ہیں

تم اگر کرنے چلے ہو وصفِ سرور (ﷺ) کا بیاں
دیکھو، وہ قدسی بھی تم کو ''واہ وا'' کہنے کو ہیں

دست بستہ جو کھڑے چُپ چاپ ہیں قدمین میں
پیشِ آقا (ﷺ) اپنے دل کا ماجرا کہنے کو ہیں

جن کتابوں میں نہ ہو سرکار (ﷺ) کی سیرت کا ذکر
دلپذیر و دلنشین و دلربا کہنے کو ہیں

وہ اُدھر رکھنے کو ہیں اعمال کو میزان پر
اور اِدھر ہم نعتِ محبوبِ خدا (ﷺ) کہنے کو ہیں

آ گیا ہے آقا و مولا (ﷺ)! یہ دورِ انحطاط
ناروا باتوں کو اب بندے روا کہنے کو ہیں

آپ تو ان کے سیہ باطن سے واقف ہیں حضور (ﷺ)
اپنے سارے رہنما تو "رہنما" کہنے کو ہیں

دل سے رب کو ماننا سرکار (ﷺ)! مشکل ہے بہت
صرف کہنا ہو تو ہم اب بھی "**بَلٰی**" کہنے کو ہیں

آپ سے بھی یا نبی (ﷺ)! اپنا کہاں اخلاص ہے
بے وفا ہیں درحقیقت، باوفا کہنے کو ہیں

ج ان سے مدعی کچھ مدعا کہنے کو ہیں   پر نہیں معلوم کیا کہویں گے کیا کہنے کو ہیں
ذوقؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سر کو قدمینِ پیمبر (ﷺ) میں جُھکا دیکھیں تو
مجھ کو پکڑیں نہ اگر فضلِ خدا دیکھیں تو

اس سے بڑھ کر تو نہیں کوئی بقا کی صورت
جا کے طیبہ میں کہیں رُوئے قضا دیکھیں تو

مانیں اپنے سے نہ کیوں مجھ کو فرشتے افضل
درِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) پہ رسا دیکھیں تو

نور کیا ہوتا ہے، یہ جان ہی لیں گے سارے
خاکِ طیبہ سے کوئی چہرہ اَٹا دیکھیں تو

سامنے آپ جو میزاں کا محاسب پائیں
نغمۂ نعت اُنہیں آپ سنا دیکھیں تو

باعثِ خلقتِ ہر دُنیا نبی (ﷺ) کو مانیں
ایک آوازہ "**لَوْلَاکَ لَمَا**" دیکھیں تو

اِستجاب اس کی طرف پائیں نہ کیسے آتا
اٹھا طیبہ کی طرف دستِ دُعا دیکھیں تو

کعبہ پہنچیں تو مدینے کی طرف کو لپکیں
اُس کے میزاب کو جب طیبہ نما دیکھیں تو

انگلیاں دانتوں میں حیرت سے دبائیں زاہد
وفرِ نا‏عت کا اگر روزِ جزا دیکھیں تو

اپنی شادابیٔ تقدیر یقینی سمجھیں
ایک لمحے کو ذرا روضہ ہرا دیکھیں تو

پائیں آقا (ﷺ) سے عنایت کے، کرم کے تحفے
روز عُمرے کے لیے راہِ قُبا دیکھیں تو

کام میں لاتے ہیں محمودؔ عطا کو اپنی
میرے سرکارِ جہاں (ﷺ) میری خطا دیکھیں تو

ـــ باری مری مژگاں کی ذرا دیکھیں تو   کتنے پانی میں ہیں فوارے بھلا دیکھیں تو
ذوقؔ

اخبارِ نعت

سیّدِ ہجویرؒ نعت کونسل

1- سید عاصم گیلانی کے مصرع نعت

"بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت"

یکم مئی ۲۰۰۸ (جمعرات) کو نمازِ مغرب کے بعد چوپال، ناصر باغ، لاہور میں سید ہجویرؒ نعت کونسل کا ساتویں سال کا پانچواں ماہانہ طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ ہوا۔ صدارت علامہ عطا محمد گولڑوی نے کی۔ رضا عباس رضاؔ مہمانِ خصوصی، ڈاکٹر پروفیسر ضیاء المصطفیٰ قصوری (اسلامیہ کالج، سول لائنز، لاہور) مہمانِ اعزاز اور صاحبزادہ مفتی محمد محب اللہ نوری (بصیر پور) مہمان شاعر کے طور پر شریک مشاعرہ تھے۔ صادق جمیلؔ نے تلاوتِ قرآن مجید اور راجا رشید محمودؔ (چیئرمین سید ہجویرؒ نعت کونسل) نے نظامت کی۔

مصرعِ طرح پر تنویر پھولؔ (نیویارک)، محمد ابراہیم عاجزؔ قادری، حافظ محمد صادق، بشیر باوا (شیخوپورہ) اور مدیرِ نعت نے حمدیں کہیں۔

زیادہ تر نعتیں، سید عاصم گیلانی کی طرح "حساب، گلاب، الکتاب" قوافی اور "کی صورت" ردیف میں کہی گئیں۔ قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا) نے اپنی نعت ترنم سے پڑھی۔ رفیع الدین ذکی قریشی نے فرمائش کے باوجود ترنم استعمال نہ کیا۔ تحت اللفظ پڑھی گئی نعتوں کے شاعر یہ تھے: رضا عباس رضاؔ، صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری (بصیر پور)، صادق جمیلؔ، عبدالقیوم طارقؔ سلطانپوری (حسن ابدال)، رفیع الدین ذکی قریشی، محمد عارفؔ قادری (واہ کینٹ)، قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)، ریاض احمد قادری (فیصل آباد)، محمد بشیر رزمی، پیرزادہ حمید صابری، تنویر پھولؔ، محمد حنیف نازشؔ قادری (کاموکی)، محمد عثمان ناظم (واہ کینٹ)، محمد یونس حسرتؔ امرتسری، محمد ابراہیم عاجزؔ قادری، بشیر رحمانی، عبدالحمید قیصرؔ، حافظ محمد صادق، محمد اسلام شاہ، محمد طفیل اعظمی، اشفاق فلکؔ اور راجا رشید محمودؔ (ناظمِ مشاعرہ)۔

پروفیسر سجاد مرزا (گوجرانوالا)، تنویر پھول اور مدبر نعت کی ایک ایک نعت غیر مردّف تھی۔
تنویر پھول کی ایک نعت گرہ بند بھی تھی

بشیر باوا (شیخوپورہ) نے دو نعتیں پڑھیں۔ پنجابی کی ان دونوں نعتوں میں سے ایک 'صنعت ذوقافتین' میں تھی۔

راجا رشید محمود نے ایک حمد "کی صورت" ردیف کی ایک اور غیر مردّف صورت کی ایک نعت کے علاوہ یہ نعتیں پڑھیں:

"کی گھڑی منطق" قوافی .... "صورت" ردیف
"پھر داور حاضر" قوافی .... "حساب کی صورت" ردیف
"بھی باقی فرضی" قوافی .... "رہے پھر حساب کی صورت" ردیف
"بلا ہوا خفا" قوافی .... "ئے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت" ردیف

سالار مسعودی نے "حساب، خطاب، احتساب" کے بجائے "مکان، آسمان، میہمان" "قوافی" اور "کی صورت" ردیف میں اپنی نعت پڑھی۔

بیرونِ لاہور سے ڈاک کے ذریعے آئی ہوئی نعتیں بشیر رحمانی، اظہر محمود اور ناظم مشاعرہ نے پڑھیں۔

مشاعرے کا اختتام ڈاکٹر ضیاء المصطفیٰ قصوری کی پُر مغز عالمانہ گفتگو، علامہ عطا محمد گولڑوی کے تحسینی صدارتی خطاب اور صاحبزادہ مفتی محمد محب اللہ نوری (بصیر پور) کی دعا پر ہُوا۔

سید عاصم گیلانی کی لے میں لے ملانے کی درج ذیل صورتیں سماعت فروز ہوئیں:

عاصم گیلانی: ہمیں تو دامنِ آقا ﷺ کی جستجو ہو گی
بلا ئے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت

محمد محب اللہ نوری: فرشتو! نعت کا دیوان کھول لینے دو "بلا ئے......
رؤف آقا کے قدموں میں نہیں پہنچ جاؤں "بلا ئے......

طارق سلطانپوری: نظر کے سامنے ہو آں جناب کی صورت "بلا ئے......

حافظ محمد صادق: میں چوم لوں گا بہرحال عتبۂ سرکار ﷺ "بلا ئے......

سجاد مرزا: درود ہونٹوں پہ محشر میں بھی رہے جاری "بلا ئے......
غلام زبیر نازش: بس ایک بار نگاہِ نبی ﷺ میں آ جاؤں "بلا ئے......
حنیف نازش قادری: درود پڑھتے ہوئے جاں مری نکل جائے "بلا ئے......
عبدالحمید قیصر: میں ان کے قدموں میں رکھ دوں گا نامۂ اعمال "بلا ئے......
محمد طفیل اعظمی: وہاں پہ دیکھیں گے ہم تو جناب ﷺ کی صورت "بلا ئے......
محمد عثمان ناظم: میں دیکھ لوں جو رسالت مآب ﷺ کی صورت "بلا ئے......
ریاض احمد قادری: جو دیکھیں حشر میں عالی جناب ﷺ کی صورت "بلا ئے......
یونس حسرت امرتسری: اگر میں دیکھ لوں شہہ جناب ﷺ کی صورت "بلا ئے......
رضا عباس رضا: کہوں گا لعنتی گستاخ مصطفیٰ ﷺ کو میں "بلا ئے......
ذکی قریشی: رسولِ خیر ﷺ کی قربت ملے جو محشر میں "بلا ئے......
شفیع ﷺ حشر شفاعت جو میری فرمائیں "بلا ئے......
بروزِ حشر جو اُٹھے ذکیؔ پہ ان کی نظر "بلا ئے......
ابراہیم عاجز قادری: تو ایک بار محبت سے دیکھ لے جو مجھے "بلا ئے......
مرا نبی ﷺ کے غلاموں میں ہو شمار اگر "بلا ئے......
بشیر باوا: شعورِ عشق وچ جد مستیاں بشیرؔ ہے نیں "بلا ئے......
رسولی فضل نوں تک کے میں مجّل میاں تکّی "بلا ئے......
بدن حضور ﷺ وچ خشبو گلاب دی چاہت "بلا ئے......
تنویر پھول: مرے قریں ہو رسالت مآب ﷺ کی صورت "بلا ئے......
نبی ﷺ کے قدموں میں چھلوں میں آپ کی صورت "بلا ئے......
حضور ﷺ کہہ دیں "تو رحمان کے حوالے ہے "بلا ئے......
بروزِ حشر جگہ پاؤں ان کے قدموں میں "بلا ئے......
بروزِ حشر وہ کہہ دیں "غلام تو میرا" "بلا ئے......
گدائے آلِ نبی ﷺ میں خدا کرے شامل "بلا ئے......

آنکھوں میں قبر سے کلمہ نبی ﷺ کا پڑھتے ہوئے ''بلائے ...''

میں ان کے نام پہ قربان کر دوں جان اپنی ''بلائے ...''

میں ان کے قدموں سے لپٹوں کہوں "مرے آقا" ''بلائے ...''

وہ کہ دیں: پھولؔ تو غفار کے حوالے ہے ''بلائے ...''

راجا رشید محمود: حکم رب ہو کہ حشر پہلے ہو نبی ﷺ ''بلائے ...''

خلد میں جاری تو "وصلِ علیٰ" لبوں سے ہو ''بلائے ...''

مجھے ہو حشر میں پہلے زیارت سرور ﷺ ''بلائے ...''

کہ نشور نگاہِ حضور ﷺ میں آؤں ''بلائے ...''

نظر ترازو پہ ہو اور "یا نبی ﷺ" لب پہ ''بلائے ...''

نبی ﷺ کے دشمنوں پہ میں زباں چلاتا ہوں ''بلائے ...''

ہو تیری فردِ عمل میں تو الفت سرور ﷺ ''بلائے ...''

2- جون ۲۰۰۸ سے ''سیّد ہجویر نعت کونسل'' کے ماہانہ مشاعرے جمعرات کے بجائے ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتے کے دن، چوپال، ناصر باغ، لاہور میں ہوا کریں گے۔

3- ۷ جون (ہفتہ) کو چوپال میں استاد قمر جلالوی کے مصرعے

''کوئی اس کے نام پہ نقطہ نہ ان کے نام پہ''

پر حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ ہوا۔ صدارت علامہ محمد بشیر رزمی نے کی۔ رفیع الدین ذکی قریشی مہمان خصوصی اور مشہور نعت خواں محمد ارشد قادری مہمان اعزاز تھے۔ محمد ابراہیم عاجز قادری نے تلاوت قرآن پاک کی اور راجا رشید محمود نے نظامت۔ قمر جلالوی کی نعت مہمان اعزاز محمد ارشد قادری نے پڑھی۔ آخر میں ان سے مولانا حسن رضا بریلوی کی نعت بھی سنی گئی۔ پہلے حمدیہ دور میں مصرع طرح پر محمد بشیر رزمی، تنویر پھولؔ (نیویارک امریکا)، حافظ محمد صادق، محمد ابراہیم عاجز قادری، ضیا نیّر اور راجا رشید محمود نے اردو میں اور بشیر باوا (شیخوپورہ) نے پنجابی حمدیں کہیں۔

''نام انجام'' کا م قوافی اور ''پہ'' ردیف میں صاحب صدارت محمد بشیر رزمی، تنویر پھولؔ، بشیر رحمانی، اکرم سحر فارانی (گوجرانوالا)، ضیا نیّر، عقیل اختر، اشفاق فلک اور راجا رشید محمود کی اُردو اور بشیر باوا کی پنجابی نعت سامنے آئی۔

رفیع الدین ذکی قریشی (عازم حجاز، مہمان خصوصی)، تنویر پھولؔ، محمد ابراہیم عاجز قادری اور حافظ محمد صادق نے غیر مردّف نعتیں کہیں۔

راجا رشید محمود کی ایک نعت ''کے خدا نے اپنے'' قافیوں اور ''نام پر'' ردیف میں تھی۔ تنویر پھولؔ اور راجا رشید محمود کی ایک ایک نعت گرہ بند تھی۔ بشیر باوا کی ایک پنجابی اُردو نعت ''پر نقطہ نہ ان کے نام پر'' ردیف میں سامنے آئی۔

مصرع طرح پر گرہ نے یہ رنگ دکھائے:

قمر جلالوی: کیا ہو اللہ و محمد ﷺ میں تمیز حسن و عشق
کوئی اس کے نام پہ نقطہ نہ ان کے نام پہ

بشیر رزمی: مشترک اللہ سے ہے یہ محمد ﷺ کی صفت ''کوئی اس کے ...''

ذکی قریشی: نکتہ چینی کی نہیں یوں اس میں گنجائش ذکیؔ ''کوئی اس کے ...''

عقیل اختر: کوئی نکتہ ہیں کرے گا نکتہ چینی کس طرح ''کوئی اس کے ...''

حافظ محمد صادق: کیوں نہ عظمت ہو خدا کی اور نبی ﷺ کی لاجواب ''کوئی اس کے ...''

سحر فارانی: مرحبا محمود و حامد میں یہ قدرِ مشترک ''کوئی اس کے ...''

بشیر رحمانی: شانِ توحید و رسالت ہو گئی ہے منکشف ''کوئی اس کے ...''

عاجز قادری: مصطفی ﷺ سے ربِ کعبہ کی محبت دیکھیے ''کوئی اس کے ...''

خدا و مصطفی ﷺ کے نام کے اسرار ہیں ''کوئی اس کے ...''

ضیا نیّر: دونوں ہیں اپنی جگہ بے مثل و یکتا بالیقیں ''کوئی اس کے ...''

شانِ یکتائی کے حامل ہیں خدا و مصطفی ﷺ ''کوئی اس کے ...''

تنویر پھولؔ: ہم خدا اللہ پڑھ طیبہ کے دل آرام پہ ''کوئی اس کے ...''

پہلا کلمہ دیکھ لو اس میں کوئی نقطہ نہیں ''کوئی اس کے ...''

راجا رشید محمود:

ایک جیسا رنگ ہی آیا پسند اللہ کو — ''کوئی اس کے......

ان کا خالق ہے اَحَدٌ احمد ﷺ ہیں سردار انام — ''کوئی اس کے......

دیکھو تین الفاظ ہیں اللہؐ احمد ﷺ اور علیؓ — ''کوئی اس کے......

ہے عمرؓ کا نام بھی بے نقط اور احمد ﷺ ''اَحَد — ''کوئی اس کے......

رحمۃ للعالمیں ﷺ کا وہ ہے خالق جو رحیم — ''کوئی اس کے......

کلمۂ طیب پڑھو اس میں نہ نقطہ ہے کوئی — ''کوئی اس کے......

تم کہو اللہؐ احمد اور محمد ﷺ دیکھ لو — ''کوئی اس کے......

خالق و محبوب ﷺ کو دیکھے تو کوئی دیدہ ور — ''کوئی اس کے......

ایک خلّاقِ دو عالمؐ ایک شاہِ بحر و بر — ''کوئی اس کے......

دیکھ لو ''اللہ'' کو ۔ پہلے ''محمدؐ'' دیکھ کر — ''کوئی اس کے......

اس طرح سے ہو گئے ہیں نام دو شیر و شکر — ''کوئی اس کے......

حُسنِ اسماءِ نبی ﷺ و رب ہے یوں باہم دگر — ''کوئی اس کے......

یہ مرا حسنِ عقیدت ہے کہ ہے حسنِ نظر — ''کوئی اس کے......

نامِ محبوب و محب پاک کے دیکھو اگر — ''کوئی اس کے......

یہ تخصّص ربّ و پیغمبر ﷺ کا ہے مختصر — ''کوئی اس کے......

اسمِ ربّ و مصطفیٰ ﷺ پر حرف آ سکتا نہیں — ''کوئی اس کے......

خالق و محبوب کے حسنِ تعلّق کے طفیل — ''کوئی اس کے......

اس حوالے سے تو ہے دونوں کا عالم ایک سا — ''کوئی اس کے......

مجھ کو یہ محمودؔ میرے ذوق نے دی ہے خبر — ''کوئی اس کے......

> ''نعت'' کے مدیرِ اعلیٰ زیارتِ حرمین شریفین کے لیے جا رہے ہیں۔ اس لیے قارئینِ محترم زیرِ نظر شمارے کو جولائی اگست کا مشترکہ شمارہ تصوّر فرمائیں۔ آئندہ شمارہ ان شاء اللہ اگست کے اواخر میں شائع ہوگا۔

شاعرِ نعت: راجا رشید محمود

- ☆ دُنیا میں سب سے زیادہ تخلیقِ نعت (۴۵) اُردو، ۳ پنجابی مجموعہ ہائے نعت)
- ☆ تحقیقِ نعت اور تدوینِ نعت کی کتابوں کے علاوہ بیسیوں مقالاتِ نعت
- ☆ دسیوں ادبی اور تنقیدی مضامین و مقالات
- ☆ سیرت النبی ﷺ میں پائے جانے والے بعض تسامحات کی تفتیش و تحقیق کے ساتھ کتابیں اور مقالات
- ☆ معاشرتی اصلاح کے لیے احادیث کی تشریح
- ☆ صحابۂ کرام اولیاءِ عظام اور صلحائے اُمت کی مداحی (نظم و نثر میں)
- ☆ تحقیقی انداز میں لکھے گئے مقالاتِ تصوف
- ☆ علمی ادبی کتابوں اور مجموعہ ہائے نعت پر مقدمے پیش لفظ اور تقریظیں
- ☆ چار سفرناموں کی تصنیف و اشاعت
- ☆ ''حسب دستور'' اور ''طلوع'' کے کالم
- ☆ نصاب سازی اور نصابی کتب کی تصنیف و تالیف اور نگرانی
- ☆ جنوری ۱۹۸۸ سے تا حال (جولائی اگست) ماہنامہ ''نعت'' کی باقاعدہ اشاعت

> شاعرِ نعت راجا رشید محمود تحقیقِ نعت پر صدارتی ایوارڈ پانے والے واحد محقق ہیں

Monthly
"NAAT"
Lahore
LRL 157
قبلہ کرے گا پشت پناہی کا حق ادا
پیش مواجہہ تو کھڑا تو ادب سے ہو
راجا رشید محمود